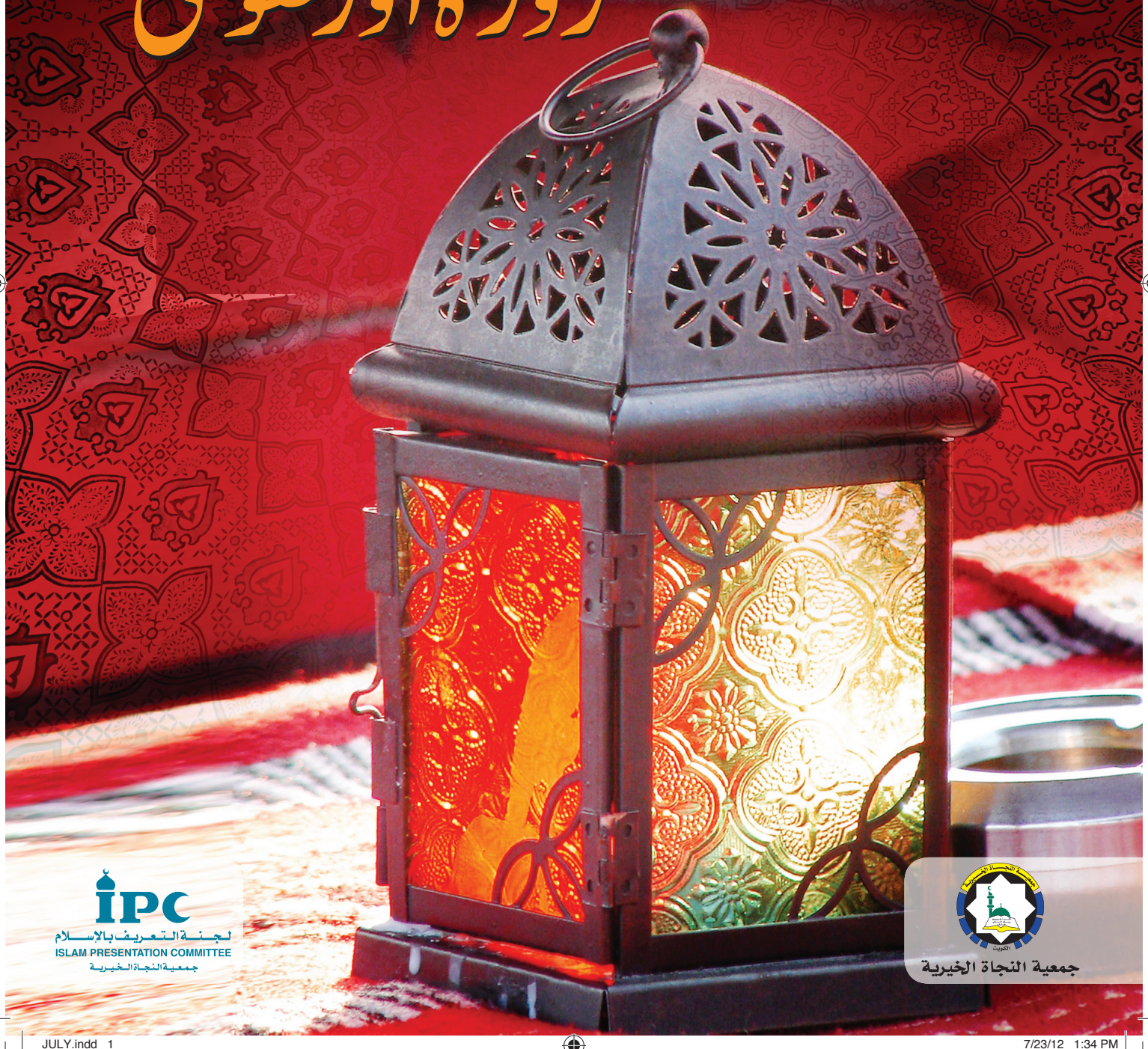
ماہنامہ

مصباح

مجلة "المصباح" ملحق مجلة "البشرى" (باللغة الأردوية)

شمارہ:42 جولائی ۲۰۱۲ء بمطابق شعبان ورمضان ۱۴۳۳ھ

روزہ اور تقویٰ



IPC
لجنة التعريف بالإسلام
ISLAM PRESENTATION COMMITTEE
جمعية النجاة الخيرية

جمعية النجاة الخيرية

JULY.indd 1 7/23/12 1:34 PM

JULY.indd 2

برعاية

الأمانة العامّة للأوقاف

دعوت ہمارا فرض منصبی ہے.....

اس کام میں ہمارا ساتھ دیجئے



اسلام کے داعی بنیں

ہمارا پیغام

اسلام کی دعوت ..... ہمارے ساتھ مل کر پہنچائیں

ہم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

- 14 سے زائد زبانوں میں دعوتی لٹریچر اور مختلف زبانوں کے 75 داعیانِ اسلام کی سہولت۔
- اسلام قبول کرانے کی سہولت۔
- غیر مسلموں کی رہائش گاہوں تک مفت دعوتی لٹریچر کی ترسیل۔
- جہراء سے وفرہ تک IPC کی 15 شاخیں۔

IPC

لجنة التعريف بالإسلام

ISLAM PRESENTATION COMMITTEE

جمعية النجاة الخيرية

لجنة الدعوة الإلكترونية

Electronic Da'wa Committee EDC

IPCWEBTV | @IPCKW | GROUP/IPCKW

اتصل نصل 22444117 | الخط الساخن: 97600074

www.ipc.org.kw ... رحمة للعالمين

Al-Wafrra	Al-Solibekat	Saad al-abdullah	Al-Kaeraoan	Al-Ishbelea	Al-Omarea	Al-Khaseer	Al-Roudaa	Al-Salmiya	Al-Sabahia	Al-Khaitan	Al-Mangaf	Al-Jahraa	Main Branch
23810308	24870920	24531598	24667370	24384917	24718062	24562844	22511301	25733263	23620332	24711141	23723002	24558830	22444117
66640206	97244497	97286888	97299962	97233356	94449856	97223301	90005517	97541315	66500590	99868285	97599699	99313514	97600074

7/23/12 1:34 PM

مصباح
ماہنامہ

شمارہ:42 جولائی ۲۰۱۲ء بمطابق شعبان ورمضان ۱۴۳۳ھ

سرپرست اعلی
محمد اسماعیل الأنصاری

نگران عمومی
خالد عبداللہ السبع

ایڈیٹر
صفات عالم محمد زبیر تیمی

معاون ایڈیٹر
اعجاز الدین عمری

IPC
لجنة التعريف بالإسلام
ISLAM PRESENTATION COMMITTEE
جمعية النجاة الخيرية

رابطہ کا پتہ

پوسٹ بکس نمبر: 1613 صفاۃ 13017 کویت

فاکس : 22400057

فون نمبر : 22444117 EXT. 104,160

ایمیل : safatalam12@yahoo.co.in

ویب سائٹ: www.misbahmagazine.com

ہاٹ لائن رابطہ
97266691

ناشر
لجنۃ التعریف بالاسلام (IPC) کویت

مؤسسة زخرف للدعاية والإعلان
Zukhruf Advertising Agency
www.zukhruf.net

اس شمارے میں

کالمز	مضامین	فلمکاران	صفحہ
تجلیات	برما کے مسلمانوں کی حالت زار.....	صفات عالم محمد زبیر تیمی	2
صدائے عرش	فرضیت صیام	شیخ صلاح الدین یوسف	3
آئینۂ رسالت	افطار سے قبل افطار	شیخ مقصود الحسن فیضی	3
قرآنیات	قرآنی فریاد	یاسین سامی	4
اسلامیات	زکاۃ: اہمیت اور مسائل	ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد	6
رمضانیات	مبارک ہو مسلمانو! ماہ رمضان آیا ہے	سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی	9
رمضانیات	روزہ اور تقویٰ	مولانا محمد انور محمد قاسم سلفی	10
اصول کامرانی	مطالعہ کیوں.....کیا.....اور کیسے؟	فاروق اعظم عاجز قاسمی	12
کویت کی جھلکیاں	کویت و ہند تعلقات کا تاریخی پس منظر	ڈاکٹر مولانا بدر الحسن القاسمی	13
امید کی کرن	مصر کے نئے صدر انجینئر ڈاکٹر محمد مرسی	محمد خالد اعظمی	14
آداب وحقوق	خاندان کے باہمی حقوق	احتشام الحق سلفی	15
نوید سحر	روزے کی اہمیت	اسلامک ایجوکیشن کمیٹی	16
طب وصحت	آسان گھریلو نسخے	ڈاکٹر بلیغ الدین جاوید	17
دینی سرگرمیاں	IPC اور مسلم کمیونٹیز کی دعوتی سرگرمیاں	ادارہ	18
خبر ونظر	عالمی خبریں	محمد خالد اعظمی	20
ایڈیٹر کے نام	مکتوبات	ادارہ	21



سنقرأ في هذا العدد

☆ كلمة العدد (مسئوليتنا تجاه مسلمي بورما المضطهدين) ☆ قبس من القرآن الكريم (كتب عليكم الصيام ...) ☆ قبس من الأحاديث النبوية (هؤلاء الذين يفطرون قبل تحلة صومهم) ☆ الصيام والتقوى ☆ ان قومي اتخذوا هذا القرآن مهجورا ☆ الزكاة : مكانتها وأحكامها ☆ مبروك عليكم قدوم شهر رمضان ☆ المطالعة : لم وماذا وكيف؟ ☆ العلاقات التاريخية الكويتية الهندية ☆ نبذة عن الدكتور محمدمرسي رئيس جمهورية مصر العربية ☆ الحقوق المشتركة بين الأسرة ☆ أهمية الصيام ☆ الطب والصحة ☆ الأنشطة الدعوية للجاليات المسلمة ☆ أخبار العالم الاسلامي ☆ بريد المصباح.



برما کے مسلمانوں کی حالت زار اور ہماری ذمہ داریاں

ملک شام اور فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ درندگی کے مظاہرے ہو ہی رہے ہیں کہ اسی بیچ ایک دوسرا زخم ہرا ہو گیا یعنی اراکان کے مسلمان بودھسٹوں کے ظلم وستم کی چکی میں بُری طرح پسنے لگے، اور برما حکومت اور بدھ مت کی دہشت گردانہ کاروائی میں 3 جون سے 12 جون تک پچاس ہزار سے زائد مسلمان جان بحق ہو گئے۔

اراکان وہ سرزمین ہے جہاں خلیفہ ہارون رشید کے عہدِ خلافت میں مسلم تاجروں کے ذریعہ اسلام پہنچا، اس ملک میں مسلمان بغرض تجارت آئے تھے اور اسلام کی تبلیغ شروع کر دی تھی، اسلام کی فطری تعلیمات سے متاثر ہو کر وہاں کی کثیر آبادی نے اسلام قبول کر لیا اور ایسی قوت کے مالک بن بیٹھے کہ 1430ء میں سلیمان شاہ کے ہاتھوں اسلامی حکومت کی تشکیل کر لی، اس ملک پر ساڑھے تین صدیوں تک مسلمانوں کی حکومت رہی، مسجدیں بنائی گئیں، قرآنی حلقے قائم کئے گئے، مدارس وجامعات کھولے گئے، ان کی کرنسی پر 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کندہ ہوتا تھا اور اس کے نیچے ابوبکر عمر عثمان اور علی نام درج ہوتا تھا۔ اس ملک کے پڑوس میں برما تھا جہاں بدھسٹوں کی حکومت تھی، مسلم حکمرانی بودھسٹوں کو ایک آنکھ نہ بھائی اور انہوں نے 1784ء میں اراکان پر حملہ کر دیا، بالآخر اراکان کی اینٹ سے اینٹ بجادی، اسے برما میں ضم کر لیا اور اس کا نام بدل کر میانمار رکھ دیا۔

1824ء میں برما برطانیہ کی غلامی میں چلا گیا، سو سال سے زائد عرصہ غلامی کی زندگی گذارنے کے بعد 1938ء میں انگریزوں سے خودمختاری حاصل کر لی، آزادی کے بعد انہوں نے پہلی فرصت میں مسلم مٹاؤ پالیسی کے تحت اسلامی شناخت کو مٹانے کی بھرپور کوشش کی، دعاۃ پر حملے کئے، مسلمانوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا، چنانچہ پانچ لاکھ مسلمان برما چھوڑنے پر مجبور ہوئے، کتنے لوگ پڑوسی ملک بنگلادیش ہجرت کر گئے، مسلمانوں کی حالت زار دیکھ کر ملک فہد نے ان کے لیے ہجرت کا دروازہ کھول دیا، اس طرح ان کی اچھی خاصی تعداد نے مکہ میں بود وباش اختیار کر لی، آج مکہ کے باشندگان میں 25 فیصد اراکان کے مسلمان ہیں۔ اس طرح مختلف اوقات میں مسلمانوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا گیا، جو لوگ ہجرت نہ کر سکے ان کی ناکہ بندی شروع کر دی گئی، دعوت پر پابندی ڈال دی گئی، دعاۃ کی سرگرمیوں پر روک لگادی گئی، مسلمانوں کے اوقاف چراگاہوں میں بدل دیئے گئے، برما کی فوج نے بڑی ڈھٹائی سے ان کی مسجدوں کی بے حرمتی کی، مساجد ومدارس کی تعمیر پر قدغن لگادیا، لاؤڈ سپیکر سے اذان ممنوع قرار دی گئی، مسلم بچے سرکاری تعلیم سے محروم کیے گیے، ان پر ملازمت کے دروازے بند کر دیئے گئے، 1982 میں اراکان کے مسلمانوں کو حق شہریت سے بھی محروم کر دیا گیا، اس طرح ان کی نسبت کسی ملک سے نہ رہی، ان کی لڑکیوں کی شادی کے لیے 25 سال اور لڑکوں کی شادی کے لیے 30 سال عمر کی تحدید کی گئی، شادی کی کاروائی کے لیے بھی سرحدی سیکوریٹی فورسیز سے اجازت نامہ کا حصول ناگزیر قرار دیا گیا، خانگی زندگی سے متعلقہ سخت سے سخت قانون بنائے گئے۔ ساٹھ سالوں سے اراکان کے مسلمان ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں، ان کے بچے ننگے بدن، ننگے پیر، بوسیدہ کپڑے زیب تن کئے قابل رحم حالت میں دکھائی دیتے ہیں، ان کی عورتیں مردوں کے ہمراہ کھیتوں میں زراعت کا کام کر کے گذر بسر کرتی ہیں۔ لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ ایسے سنگین اور روح فرسا حالات میں بھی مسلمان اپنے دینی شعائر سے جڑے ہیں اور کسی ایک کے متعلق بھی یہ رپورٹ نہ ملی کہ دنیا کی لالچ میں اپنے ایمان کا سودا کیا ہو۔

جون کے اوائل میں 10 دعاۃ مسلم بستیوں میں دعوت کے لیے گھوم رہے تھے اور مسلمانوں میں تبلیغ کر رہے تھے کہ بودھسٹوں کا ایک دہشت گرد گروپ ان کے پاس آیا اور ان کے ساتھ زیادتی شروع کر دی، انہیں مارا پیٹا، درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے جسموں پر چھری مارنے لگے، ان کی زبانیں رسیوں سے باندھ کر کھینچ لیں یہاں تک کہ دسیوں تڑپ تڑپ کر مر گئے، مسلمانوں نے اپنے دعاۃ کی ایسی بے حرمتی دیکھی تو احتجاج کیا، پھر کیا تھا، انسانیت سوز درندگی کا مظاہرہ شروع ہو گیا، انسان نما درندوں نے مسلمانوں کی ایک مکمل بستی کو جلادیا، جس میں آٹھ سو گھر تھے، پھر دوسری بستی کا رخ کیا جس میں 700 گھر تھے اسے بھی جلا کر خاکستر کر دیا، پھر تیسری بستی کا رخ کیا جہاں 1600 گھروں کو نذر آتش کر دیا۔ جان کے خوف سے 9 ہزار لوگوں نے جب بری اور بحری راستوں سے بنگلادیش کا رخ کیا تو بنگلادیشی حکومت نے انہیں پناہ دینے سے انکار کر دیا۔

یہ ہیں وہ حالات جن سے اراکان کے مسلمان حالیہ دنوں گذر رہے ہیں، مظلوموں کی آہیں، یتیموں اور بیواؤں کی چیخ وپکار، اور خانہ بدوش مسلمانوں کی سسکیاں آنکھوں کو اشکبار کر دیتی ہیں اور ضمیر کو کچوکے لگاتی ہیں کہ کہاں ہے غیرت مسلم.....؟ کہاں ہے ہمارے مسلم حکمراں کا سیاسی رول.....؟ کہاں ہے رفاہی اداروں اور عالمی تنظیموں کی دادرسی.....؟

ہماری بات اقتدار کے ایوانوں تک نہیں پہنچ سکتی، عالمی تنظیموں کو جھنجھوڑ نہیں سکتی لیکن آپ کے سمندغیرت کو تازیانہ ضرور لگا سکتی ہے، آپ کے احساس کو ضرور بیدار کر سکتی ہے کہ آپ تک مظلوم مسلمانوں کی حالت زار پہنچ چکی ہے۔

تو آیئے! رحمت ومغفرت اور مواسات وغم خواری کے اس ماہ مبارک میں اراکان کے مظلوم مسلمانوں کے لیے گڑگڑا کر اللہ کے حضور مخلصانہ دعائیں کریں، اور اپنے پاکیزہ مالوں کی زکاۃ وصدقات سے ان کی دادرسی کریں کہ یہ دینی اخوت کا ادنی تقاضا ہے۔

صفات عالم محمد زبیر تیمی
safatalam12@yahoo.co.in



فرضیت صیام

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ، أَيَّاماً مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْراً فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ، شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ..... ﴾ (سورة البقرة 183.185)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو، گنتی کے چند ہی دن ہیں، لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرلے، اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اس کے لیے بہتر ہے، لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم باعلم ہو۔ ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اُتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں.....''

تشریح: ❁ صیام صوم (روزہ) مصدر ہے جس کے شرعی معنی ہیں: صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی سے ہمبستری کرنے سے، صرف اللہ کی عبادت کی نیت سے اسی کی رضا کے لیے رکا رہنا، یہ عبادت چونکہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لیے بہت اہم ہے، اس لیے اسے تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اِس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کو سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

❁ بیمار اور مسافر کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ بیماری یا سفر کی وجہ سے رمضان المبارک میں جتنے روزے نہ رکھ سکے ہوں وہ بعد میں رکھ کر گنتی پوری کرلیں۔

❁ یطیقونہ کا ترجمہ یتجشمونہ "نہایت مشقت سے روزہ رکھ سکیں" کیا گیا ہے (یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، امام بخاریؒ نے بھی اسے پسند کیا ہے) یعنی جو شخص زیادہ بڑھاپے یا ایسی بیماری کی وجہ سے، جس سے شفایابی کی امید نہ ہو، روزہ رکھنے میں مشقت محسوس کرے، وہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے دے، لیکن جمہور مفسرین نے اس کا ترجمہ "طاقت رکھتے ہیں" ہی کیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں روزے کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے طاقت رکھنے والوں کو بھی رخصت دے دی گئی تھی کہ اگر وہ روزہ نہ رکھیں تو اس کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دے دیا کریں۔ لیکن بعد میں {فمن شهد منكم الشهر فليصمه} کے ذریعے اُسے منسوخ کرکے ہر صاحب طاقت کے لیے روزہ فرض کردیا گیا، تاہم زیادہ بوڑھے، دائمی مریض کے لیے اب بھی یہی حکم ہے کہ وہ فدیہ دے دیں اور حاملہ (حمل والی) اور مرضعہ (دودھ پلانے والی) عورتیں اگر مشقت محسوس کریں تو وہ مریض کے حکم میں ہوں گی یعنی وہ روزہ نہ رکھیں اور بعد میں روزے کی قضا دیں۔ (تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی)

❁ جو خوشی سے ایک مسکین کی بجائے دو یا تین مسکینوں کو کھانا کھلا دے تو اس کے لیے زیادہ بہتر ہے

❁ رمضان میں نزولِ قرآن کا یہ مطلب نہیں کہ مکمل قرآن کسی ایک رمضان میں نازل ہوگیا بلکہ یہ ہے کہ رمضان کی شبِ قدر میں لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر اُتار دیا گیا اور وہاں بیت العزۃ میں رکھ دیا گیا۔ وہاں سے حسبِ حالات ۲۳ سالوں تک اُترتا رہا (ابن کثیر)

اس لیے یہ کہنا کہ قرآن رمضان میں یا لیلۃ القدر یا لیلۂ مبارکہ میں اُترا۔ یہ سب صحیح ہے کیونکہ لوحِ محفوظ سے تو رمضان میں ہی اُترا ہے اور لیلۃ القدر اور لیلۂ مبارکہ یہ ایک ہی رات ہے، یعنی قدر کی رات جو رمضان میں ہی آتی ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا مفہوم یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ کی طرف بھی رمضان ہی میں نزولِ قرآن کا آغاز ہوا اور پہلی وحی جو غارِ حرا میں آئی وہ رمضان میں آئی۔ بہرصورت قرآن مجید اور رمضان المبارک کا آپس میں نہایت گہرا تعلق ہے۔ اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ اس ماہ مبارک میں حضرت جبریل علیہ السلام سے قرآن کا دورہ کیا کرتے تھے اور جس سال آپ کی وفات ہوئی آپ نے رمضان میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ دو مرتبہ دورہ کیا۔

افطار سے قبل افطار

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ اللہ کے رسول ﷺ فرمارہے تھے:

''میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور میرے دونوں بازو کو پکڑ کر مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ کی طرف لے چلے، پھر مجھ سے کہا کہ اس پہاڑ پر چڑھو، میں نے جواب دیا کہ میں اس پر نہیں چڑھ سکتا، ان دونوں نے کہا کہ ہم آپ کی مدد کرتے ہیں، چنانچہ میں چڑھنے لگا اور جب میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو مجھے تیز آوازیں سنائی دیں، میں نے پوچھا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے، پھر وہ دونوں مجھے آگے لیکر چلے، تو میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ الٹے لٹکائے گئے ہیں، ان کے جبڑے پھاڑے جارہے ہیں اور جبڑوں سے خون بہہ رہا ہے، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو افطار کا وقت ہونے سے قبل روزہ افطار کردیتے ہیں۔''

[صحیح ابن خزیمہ: 1986- صحیح ابن حبان: 7448 مستدرک الحاکم: 1/420]

تشریح: رمضان المبارک کا روزہ دین اسلام کا ایک رکن اور اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ایک عظیم فریضہ ہے، رمضان المبارک کا روزہ دین کا ایک بڑا حصہ اور اس سے محرومی رحمٰن کے غضب کو دعوت دینا ہے، اگر کسی نے بغیر عذر شرعی کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا تو ساری عمر کا روزہ بھی اس کمی کو پورا نہیں کرسکتا، اسی لیے علماء نے بغیر عذر رمضان کے روزے چھوڑنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے، امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے یہاں یہ بات مسلم چلی آرہی ہے کہ جو شخص رمضان کا روزہ بیماری اور عذر شرعی کے بغیر چھوڑ دیتا ہے تو وہ زنا کرنے والے، ظلماً ٹیکس وصول کرنے والے اور دائمی شراب خور سے بھی زیادہ برا ہے بلکہ علماء اس کے اسلام کے بارے میں شک کرتے ہیں اور یہ گمان رکھتے ہیں کہ کہیں یہ شخص زندیق اور بے دین تو نہیں ہے۔ [الکبائر، کبیرہ ص: 57، رقم: 10]

اہل علم کہتے ہیں کہ جو شخص روزہ کی فرضیت کا منکر ہے یا اس کے بارے میں شک وشبہ میں مبتلا ہے یا اس کے نزدیک روزہ رکھنا اور نہ رکھنا برابر ہے یا روزے کی فرضیت اور روزہ داروں کا مذاق اڑاتا ہے تو وہ کافر اور دین اسلام سے مرتد شمار ہوگا، اور اس پر مرتد کے تمام احکام جاری ہوں گے اور اگر دل وزبان سے روزہ کی فرضیت و رکنیت کا اقرار کرتا ہے، اسے اسلام کا ایک رکن اور جزء سمجھتا ہے لیکن سستی و کاہلی سے رمضان کا روزہ نہیں رکھتا تو ایسا شخص فاسق، گناہ کبیرہ کا مرتکب، رحمت الٰہی سے محروم اور زیر بحث حدیث میں مذکور وعید کا مستحق ہے کہ قیامت سے پہلے عالم برزخ میں اسے اُلٹا لٹکا دیا جائے گا، جس طرح کہ بکری کو ذبح کرکے اس کی کھال نکالنے کے لیے الٹا لٹکا دیا جاتا ہے اور اس کے جبڑوں کو لوہے کی قینچی سے کاٹا جائے گا جس سے خون بہہ رہا ہوگا کیونکہ اس شخص نے اس مبارک ماہ کی حرمت کا لحاظ نہیں رکھا، اللہ کے فریضے پر توجہ نہیں دی، بھوکا پیاسا رہنے کے دن کو کھانے پینے کا دن بنالیا، اس لیے اسے الٹا لٹکا دیا گیا تاکہ پیٹ کا کھانا آنتوں میں جانے کے بجائے واپس حلق کی طرف آئے اور وہ منہ جس نے اس کھانے کو کھایا ہے اسے پھاڑ کر اب کھانے پینے کے لائق نہ چھوڑا جائے کیونکہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

اس لیے وہ لوگ جو صحت و عافیت میں رہنے کے باوجود بغیر کسی عذر شرعی کے روزہ چھوڑ رہے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ سے شرم وخوف کا کوئی حصہ نہیں ملا ہے وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے، شیطان نے انہیں راہ حق سے بھٹکا دیا ہے اور گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہوچکے ہیں انہیں چاہئے کہ عقل کے ناخن لیں، زیر بحث حدیث سے عبرت حاصل کریں، اسلام کے ایک عظیم رکن کو ڈھانے سے پرہیز کریں ورنہ عالم برزخ اور حشر کے میدان میں عزیز جبار کی پکڑ کا انتظار کریں۔

JULY.indd 3 7/23/12 1:35 PM

یاسین سامی (کویت یونیورسٹی)
yayp85@yahoo.com

قرآنی فریاد

قرآنِ کریم ہر زمان ومکان میں مسلمانوں کے لیے بہترین منہج اور ضابطۂ حیات ہے، نبی آخر الزمان ﷺ کا رہتی دنیا تک کے لیے زندہ وجاوید معجزہ ہے، یہ وہ کتاب ہے جو لوگوں کو ان کے دینی ودنیاوی تمام امور سے روشناس کراتی ہے، یہ کتاب حق و باطل، سعادت وشقاوت اور تاریکی وروشنی میں فرق کرنے کی کسوٹی اور معیار ہے، یہ کتاب سراسر نور ورحمت اور مشعلِ راہ ہے جو انسانوں کو جہالت کی تاریکی سے علم کی روشنی کی طرف کھینچ لاتا ہے۔اس کی عظمت کا اندازہ اس آیتِ مبارکہ سے ہوتا ہے ﴿لو أنزلنا هذا القرآن على جبل لرأيته خاشعا متصدعا من خشية الله﴾ اگر اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا جاتا تو اس میں موجود بلاغت وفصاحت، قوت واستدلال اور وعظ وتذکیر کے مختلف پہلوؤں کو سن کر اس کی اتنی سختی وصلابت، وسعت وبلندی کے باوجود بھی خوفِ الٰہی سے ریزہ ریزہ اور چکنا چور ہوجاتا۔

قرآن پاک کے حرف حرف میں حکمتوں کے جواہر پارے پوشیدہ ہیں، یہ کتاب سائنس اور ٹیکنالوجی کا منبع ومصدر بھی ہے، اسی لیے ایک معروف سائنسدان نے کہا تھا کہ سائنس کی انتہا قرآن کی ابتدا ہے، جن فارمولوں اور علوم کا وہ اس دور میں اکتشاف کررہے ہیں ان کے متعلق قرآن میں واضح بیان بھی موجود ہے، اسی وجہ سے کئی متبحر سائنسداں حلقہ بگوشِ اسلام بھی ہوچکے ہیں۔

اسلام کے ابتدائی دور میں جب مسلمان قرآن کو اپنا دستور اور ضابطۂ حیات مانتے تھے اور اس کے علاوہ وضعی قوانین کو ہیچ سمجھتے تھے تو تعداد میں کمی اور بے سر وسامانی ان کی فتوحات کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکی، جب تعداد صرف 313 تھی تو ان کا تسلط وغلبہ تھا اور اپنی ایمانی قوت وطاقت کا لوہا منوا چکے تھے، یہی وجہ تھی کہ اس وقت کی "سپر پاور" طاقتیں روم وفارس ان کے خوف سے لرزہ براندام تھیں۔

مگر ستم بالائے ستم اس دور میں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، تعداد میں کہنے اور شمار کرنے کو تو سوا ایک ارب سے بھی تجاوز کرگئی ہے، 56 سے زائد اسلامی ممالک ہیں، تمام قدرتی وسائل ان کے ہاتھوں میں ہیں، پٹرول، گیس، المونیم، لوہا، نمک ..... وغیرہ اور دوسری تمام معدنیات اسلامی ملکوں سے ایکسپورٹ ہوتی ہیں، قدرتی وسائل کی تمام کانیں قدرت نے ان کو ودیعت کی ہوئی ہیں، دھاتی، زمینی، آبی، فضائی ہر وسائل سے مالا مال ہیں، دنیا کی سب سے بڑی کرنسی بھی کویتی دینار ہے۔اور فی کس آمدنی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے پہلا ملک بھی مسلم ملک ہے اور وہ کویت ہے (راقم سطور بھی ایک عقد سے یہاں مقیم ہے)، لیکن جب مسلمانوں کی تعداد میں کمی اور بے سروسامانی تھی اس وقت وہ معزز تھے، جلالت وشرافت، وقار وعزت، فتح مندی وفتح یابی، تسلط وغلبہ، کامیابی وکامرانی ان ہی کا حصہ تھی، اور جب تعداد ان گنت ہوگئی، تمام وسائل کے مالک بن گئے تو ذلت ورسوائی، شکست وناکامی ان کی مقدر بن گئی جس پر ایک ہی نہیں بلکہ ہزار سوالیہ نشان ہیں۔

ان ایام میں مسلمان ایک کٹھن اور دشوار گزار مراحل سے گزر رہے ہیں، جاپان سے لے کر امریکہ تک طولِ بلد میں اور روس سے لے کر ساؤتھ افریقہ تک عرضِ بلد میں اگر ہم دیکھیں اور پرکھیں تو ہر جگہ مسلمان مظلوم، مقہور اور مجبور ہیں، مسلمانوں کی مساجد اور عبادت گاہیں منہدم ہورہی ہیں، ان کی کتابِ مقدس قرآنِ کریم کی بے حرمتی



کی جارہی ہے، ان کے نوجوانوں کو شہید کیا جارہا ہے، ان کے بوڑھوں کے جسموں کو چھلنی کیا جارہا ہے، انکی ماؤں اور بہنوں کی عزت وآبرو کو تار تار کیا جارہا ہے۔برما ہو یا شام، کشمیر ہو یا فلسطین، عراق ہو یا افغانستان، چیچنیا ہو یا فلپائن، تھائی لینڈ ہو یا سویٹر لینڈ ہر جگہ، ہر سمت مسلمان ہی گوناگوں مصائب ومشکلات کی چکی میں پس رہے ہیں، ان کی عزت وناموس، مال ومنال، جان وجسم، اسباب وجائیداد اور ایمان واسلام تک پر مظالم وشدائد کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، جسے وہ چار ونا چار سہنے پر بے بس ومجبور ہیں۔

آخر ان حالات کی وجہ کیا ہے؟ یہ سب کچھ کیوں ہورہا ہے؟ اور مسلمانوں کے لیے اتنی رذالت وقباحت کیوں کر راس آتی ہے اور انہیں یہ سب کچھ کیوں منظور ومقبول ہے؟ ان کے اسباب ووجوہات کیا ہیں؟ اور اصل ذمہ دار کون ہیں؟!!

یہ سب کچھ اگر ہورہا ہے تو اپنی کرتوت کی سزا ہے، بجز اس کے کچھ نہیں ہے ﴿ذلك بما كسبت أيديكم وأن الله ليس بظلام للعبيد﴾ یہ سب ان کے ہاتھوں کے کئے کی سزا ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا ہرگز نہیں ہے۔جب تلک مسلمانوں نے اپنا ضابطہ ومنشور قرآن کو بنائے رکھا، اس کی تعلیم کو اپنائے رکھا، اور ہر معاملے کو شریعتِ محمدی ﷺ کی کسوٹی پر تولتے رہے ان کی عزت وناموس اور جان ومال سب محفوظ رہے، اور جب ہی انہوں نے قرآنی احکامات کو ترک کیا، وضعی قوانین اور مغربی دساتیر کو اپنا قانونِ زندگی بنانے پر راضی برضا ہوئے تبھی وہ ذلیل وخوار ہوگئے، ان کی عزت وآبرو، جان ومتاع، زر وزمین سب ارزاں ہوگئیں، کیونکہ ہمارے اسلاف صاحبِ قرآن ہوکر معزز ومکرم تھے، اور ہم تارکِ فرقان ہوکر ذلیل وخوار ہوگئے ہیں، ڈر یہاں تک ہے کہ کہیں ہم پر یہ صادق نہ آجائے کہ "تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے"، جسے علامہ اقبال نے اپنی شاہکار نظم "جواب شکوہ" کے بیسویں

JULY.indd 4 7/23/12 1:35 PM

بند میں کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

اور یہ بات عیاں ہوگئی کہ ایک صحیح مسلمان بننے اور اللہ کی رضا کے مستحق ٹھہرنے کے لیے ضروری ہے کہ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں، بجز اس کے صحیح مسلمان بننا ممکن نہیں ہے۔

حضرت خالد بن ولید ﷺ جب مصحف کو اٹھاتے تھے تو رونے لگتے تھے اور زبان سے یہ کلمات جاری ہو جاتے تھے کہ جہاد کی وجہ سے ہم آپ سے مشغول رہے، اور کما حقہ حق ادا نہیں ہو سکا، پوری زندگی کو قرآنی قالب میں ڈھالنے کے باوجود بھی ہمارے سلفِ صالحین اس طرح اپنی تقصیر بیان کرتے تھے، تو ہماری کیا حالت ہونی چاہئے؟ اگر صحابۂ کرام کو جہاد فی سبیل اللہ نے قرآن سے مشغول رکھا ہے تو ہم اپنے آپ سے پوچھیں کہ آخر ہمارے لیے کیا عذر ہے کہ ہم قرآن کے لیے کوئی وقت نہیں دے سکتے ہیں، انٹرنیٹ، فیس بک، ٹیویٹر جیسے سوشل نیٹ ورکس پر کئی کئی گھنٹے گزار لیتے ہیں لیکن افسوس کہ تلاوت قرآن کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے، اکثر مسلمانوں کو ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک مصحف کا دیدار تک نصیب نہیں ہوتا، گویا اسے صرف رمضان میں پڑھنے کے لیے اتارا گیا ہو؟ جب مسلم دنیا کی یہ حالت ہو تو فتح وکامرانی اور غلبہ وتسلط کی باتیں محض حکایت لگتی ہیں۔

کئی ماہ قبل راقم سطور کویت یونیورسٹی کے کیمپس سے گزر رہا تھا، ہر طرف خوبصورت بینرز چسپاں تھے، جن پر یہ اعلان تھا کہ امیر الکویت الشیخ صباح الاحمد الصباح کی زیر سرپرستی عالمی سطح پر قرآن پاک کے حفظ اور تلاوت کا مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں مختلف ممالک سے حفاظِ کرام اور قرائے عظام شرکت فرمائیں گے، ان سب کی آمد ورفت، قیام وطعام کے انتظام سے لیکر انعامات، اور تمام شرکاء کے لیے اخراجات کا بندوبست حکومت کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اس محفل کی افتتاحی اور اختتامی تقریب میں امیر کویت نے بنفسِ نفیس شرکت کر کے اور اسانید وانعامات تقسیم فرما کر نہ صرف شرکاء کی حوصلہ افزائی کی بلکہ یہ باور کرایا کہ اسلامی ممالک کے سربراہان اور اربابِ اقتدار پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے دیہاتوں، قصبوں، شہروں، صوبوں اور ملکوں میں ایسی ہی شاندار تقریبات منعقد کریں اور أهل الله وخاصته کی خدمت کر کے قرآن سے اپنی نسبت کا مظاہرہ کریں، قرآن کریم کے حفظ وتلاوت کے مقابلے کا نام 'مسابقۃ الکویت الکبری' رکھا گیا تھا، اور یہ سابق امیر کویت الشیخ جابر الاحمد الصباح کے دور سے مسلسل ہر سال منعقد ہو رہا ہے۔ یہاں پر گا ہے بگا ہے بہت سے قرآنی مسابقے اور مقابلے مختلف اداروں، شخصیات اور خصوصاً وزارتِ اوقاف کی طرف سے منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ہر مسجد میں نمازِ عصر کے بعد قرآنی حلقات کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

دوسری جانب قرآن کے تئیں بے حسی کی ایک مثال دیکھیں کہ مملکت خداداد پاکستان کی موجودہ حکومت کے وزیر داخلہ بابا رحمان نے یہ واضح کر کے دنیا کو دکھایا کہ ہماری قیادت کو کلامِ الٰہی کے ساتھ کتنا لگاؤ ہے۔ جب عبدالرحمان صاحب نے کابینہ کے اجلاس میں تمام وزراء کے سامنے سورہ اخلاص کی تلاوت شروع کی اور کئی بار لقمہ دینے کے باوجود بھی لم یلد سے آگے نہ بڑھ سکے۔ ساتھ ہی بلا جھجک یہ ارشاد فرما کر مزید بے شرمی کا ثبوت پیش کیا کہ (میں حافظ قرآن تھوڑا ہوں کہ سورۂ اخلاص کی تلاوت مکمل کروں)۔ گویا اس کے ہاں یہ بالکل مقبول عذر ہے، حالانکہ تین چار سال کے بچوں کو بھی اس جیسی چھوٹی سورتیں ازبر یاد ہوتی ہیں۔

یہاں یہ بات بھی یاد آئی کہ جیسے تمہارے اعمال ہوں گے ویسے ہی تمہارے حکمران ہوں گے۔ ہمیں اپنے اعمال پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر جب یہ مثل سامنے آئی "الناس علی دین ملوکھم" عوام اپنے حکمرانوں کے دین پر ہوتے ہیں، جیسی لیڈر شپ ہوگی لوگ بھی ویسے ہی ہو جائیں گے تو جسم میں خوف وہراس کی سرسراہٹ سی دوڑ گئی، اور سراپا دست بدعا ہو گیا کہ یا اللہ! ہمارے ایوانِ بالا کے مکینوں کی یہ حالتِ زار ہے، مگر تو ہمارے سفہاء کی کرتوت کی وجہ سے عذابِ عام میں ہم سب کو مبتلا نہ کرنا، ہماری اور ہمارے ارباب حل وعقد کی اصلاح فرما۔

ارباب اقتدار سے قطع نظر خود ہمارا مسلم معاشرہ قرآن کریم کے ساتھ ناروا سلوک کر رہا ہے، ہر گھر میں والدین اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور یہ مستحسن امر ہے، ہر سبجیکٹ کے ٹیوشن کے لیے تجربہ کار معلم کا انتخاب کرتے ہیں اور ان کو منہ مانگی تنخواہیں دیتے ہیں۔ مگر جب کلامِ ربانی کی باری آتی ہے تو اسے پڑھانے کے لیے شیڈول میں ٹائم بھی نکالنا مشکل ہو جاتا ہے، اور اسے پڑھانے والے قاری اور استاد کو دینے کے لیے چند کوڑیاں بھی نا قابلِ برداشت سمجھی جاتی ہیں جو کہ ایک لمحۂ فکریہ ہے۔

آج کل قرآنِ کریم کو اکثر مسلمان ریشمی غلافوں میں پیک کر کے کمرے کی سب سے اونچی جگہ پر رکھتے ہیں، اور بھول کر بھی اس تک ہاتھ نہیں پہنچتا، ہاں! اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو فوراً قرآن کی یاد آجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کل قیامت کے دن اللہ کے رسول ﷺ اپنی امت کے خلاف شکایت کریں گے کہ انہوں نے کتاب مقدس کو چھوڑ رکھا تھا ﴿وقال الرسول یا رب إن قومي اتخذوا هذا القرآن مهجورا﴾ قرآن پر ایمان نہ لانا، اس پر عمل نہ کرنا، اس کو نہ سیکھنا، تلاوت نہ کرنا، اس پر غور وفکر نہ کرنا اور اسکے اوامر ونواہی کی پاسداری نہ کرنا بھی ہجرانِ قرآن میں شامل ہے۔ ماہر القادری نے اپنی شاہکار نظم "قرآن کی فریاد" میں انہی حالات کی تصویر کشی کی ہے جسکا مطلع ہے۔

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں

آیئے ہم تجدیدِ عہد کریں کہ کم از کم ماہ رمضان میں اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق قرآن کی خدمت کریں گے۔ روزانہ تلاوت کو اپنا معمول بنائیں گے، گھروں میں بچوں کے مابین مقابلہ کرائیں گے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو قرآن وحدیث کی روشنی میں گزارنے اور اسلامی ڈھانچے میں ڈھالنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

☆☆☆

قرآنِ کریم کو اکثر مسلمان ریشمی غلافوں میں پیک کر کے کمرے کی سب سے اونچی جگہ پر رکھتے ہیں کہ بھول کر بھی اس تک ہاتھ نہیں پہنچتا، ہاں! اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو فوراً قرآن کی یاد آجاتی ہے۔

ہم فیس بک، ٹیویٹر جیسے سوشل نیٹ ورکس پر کئی کئی گھنٹے گزار دیتے ہیں لیکن افسوس کہ تلاوت قرآن کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔

JULY.indd 5 7/23/12 1:35 PM

ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد (کویت)

زکاۃ: اہمیت اور مسائل

زکاۃ کی تعریف :

عربی زبان میں لفظ ''زکاۃ'' پاکیزگی، بڑھوتری اور برکت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، اور شریعت میں ''زکاۃ'' ایک مخصوص مال کے مخصوص حصے کو کہا جاتا ہے جو مخصوص لوگوں کو دیا جاتا ہے، اور اسے ''زکاۃ'' اس لیے کہا گیا ہے کہ اس سے دینے والے کا تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور اس کا مال پاک اور بابرکت ہو جاتا ہے.

یاد رہے کہ ''زکاۃ'' کیلئے قرآن وسنت میں ''صدقہ'' کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: ''خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا '' [التوبۃ: 103] یعنی ''(اے پیغمبر) آپ ان کے مالوں سے صدقہ لے لیجئے، جس کے ذریعے آپ ان کو پاک صاف کردیں گے''. اس آیت سے معلوم ہوا کہ زکاۃ انسان کے اخلاق وکردار کی پاکیزگی کا بڑا ذریعہ ہے .

زکاۃ کی اہمیت :

(1) زکاۃ دین اسلام کے ان پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے جن پر دین اسلام قائم ہے، رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا..'' [متفق علیہ]

(2) زکاۃ اللہ تعالی کی رحمت کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے، فرمان الٰہی ہے: ترجمہ ''اور میری رحمت تو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، پس میں اپنی رحمت ان لوگوں کے نام لکھ دوں گا جو (گناہ اور شرک سے) بچے رہتے ہیں اور زکاۃ ادا کرتے ہیں''۔

[الأعراف: 165]

(3) زکاۃ دینی بھائی چارے کی شروط میں سے ایک شرط ہے، فرمان الٰہی ہے: ترجمہ ''پس اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکاۃ دیتے رہیں تو تمھارے دینی بھائی ہیں''.

[التوبۃ: 11]

(4) مسلم معاشرے میں جن عادات کو عام ہونا چاہئے ان میں سے ایک زکاۃ ہے، فرمان الٰہی ہے: ترجمہ ''مومن مرد وعورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار ومعاون اور) دوست ہیں، وہ بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجالاتے اور زکاۃ ادا کرتے ہیں...'' [التوبۃ: 71]

(5) جنت الفردوس کے وارث بننے والے مومنوں کی جو صفات اللہ نے بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک زکاۃ ادا کرنا بھی ہے، فرمان الٰہی ہے: '' وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُوْنَ '' [المؤمنون: 4]، یعنی ''اور جو زکاۃ ادا کرنے والے ہیں''.

(6) حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: مجھے ایسا عمل بتایئے جسے کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ہی کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ، اور فرض نماز پابندی سے ادا کرتے رہو، اور زکاۃ ادا کرتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو''. [متفق علیہ]

(7) زکاۃ کی ادائیگی سے مال بڑھتا اور بابرکت ہو جاتا ہے اور آفتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے، فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ ''اور جو تم سود دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مال میں اضافہ ہوتا رہے تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا، اور جو تم زکاۃ دو گے اللہ کی خوشنودی پانے کی خاطر، تو ایسے لوگ ہی کئی گنا زیادہ پانے والے ہیں''. [الروم: 39]

زکاۃ کے فوائد :

(1) اللہ تعالی نے رزق کی تقسیم اپنے ہاتھ میں رکھی ہے، جسے چاہے زیادہ دے اور جسے چاہے تھوڑا دے، لیکن مالدار کو اللہ تعالی نے زکاۃ دینے، صدقہ کرنے اور خرچ کرنے کا حکم دیا ہے، تا کہ جسے اللہ نے تھوڑا دیا ہے اسے بغیر سوال کے ملتا رہے اور اس کی ضروریات پوری ہوتی رہیں، اور فقیر کو اللہ تعالی نے سوال نہ کرنے کا حکم دیا ہے تا کہ اس کے اندر صبر وشکر جیسی صفات حمیدہ پیدا ہوں، اس طرح معاشرے کے یہ دونوں فرد اللہ کے اجر وثواب کے مستحق ہوتے ہیں، مالدار خرچ کرکے اور فقیر صبر وشکر کرکے.

(2) اسلام کے مالیاتی نظام کی ایک خوبی یہ ہے کہ اگر پورے اخلاص کے ساتھ اس پر عمل کیا جائے تو دولت چند لوگوں کے ہاتھوں میں منحصر ہونے کی بجائے معاشرے کے تمام افراد میں گردش کرتی رہتی ہے، اور اس کے برعکس دیگر مالیاتی نظاموں میں یہ ہوتا ہے کہ معاشرے کے چند افراد تو عیش وعشرت سے زندگی بسر کرتے ہیں اور انھیں کے قرب وجوار میں رہنے والے دوسرے لوگ غربت کی چکی میں پستے رہتے ہیں، اور یہ بہت بڑا ظلم ہے، چنانچہ معاشرے میں مالیاتی توازن برقرار رکھنے کیلئے اور اس معاشرتی ظلم کا سدباب کرنے کیلئے اللہ تعالی نے زکاۃ کو فرض کیا اور صدقات اور انفاق کی طرف ترغیب دلائی تا کہ معاشرے کے تمام افراد مال ودولت سے مستفید ہوتے رہیں.

(3) زکاۃ کی ادائیگی سے مالدار اور فقیر کے درمیان محبت پیدا ہوتی ہے، اور یوں معاشرہ بغض، نفرت اور خود غرضی جیسی بیماریوں سے پاک ہو جاتا ہے، زکاۃ دینے والے میں سخاوت، شفقت اور ہمدردی اور زکاۃ لینے والے میں احسانمندی، تواضع اور انکساری جیسی صفات حمیدہ پیدا ہو جاتی ہیں، گویا نظامِ زکاۃ معاشرے میں اخلاقی قدروں کو پروان چڑھاتا ہے.

(4) تاریخ شاہد ہے کہ خلافت راشدہ کے دور میں جب زکاۃ کو حکومتی سطح پر جمع اور پھر اسے فقراء میں تقسیم کیا جاتا تھا تو ایک وقت ایسا بھی آیا جب تلاش کرنے کے باوجود بھی معاشرے میں فقراء نہیں ملتے تھے، چنانچہ زکاۃ کو بیت المال میں جمع کرادیا جاتا تھا اور پھر اسے مسلمانوں کے مفادات عامہ میں خرچ کردیا جاتا، اس سے ثابت ہوا کہ اسلامی نظامِ زکاۃ سے معاشرے میں غربت ختم ہوتی ہے بشرطیکہ اسے پورے اخلاص اور مکمل دیانتداری کے ساتھ نافذ کیا جائے.

(5) مالدار لوگ اگر زکاۃ ادا نہ کریں تو معاشرے میں موجود فقراء احساسِ کمتری کا شکار ہو جائیں، اور ان کے دلوں میں مالداروں کے خلاف شدید عداوت پیدا ہو جائے، اور پھر وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے چوری اور ڈاکہ زنی جیسے جرائم کا ارتکاب شروع کردیں، اور یوں معاشرہ بدامنی اور لاقانونیت کی بھیانک تصویر بن جائے، گویا اسلامی نظامِ زکاۃ ان اخلاقی جرائم کا سدباب کرتا اور معاشرے کو امن وسکون کی ضمانت فراہم کرتا ہے.

(6) مال اللہ تعالی کی نعمت ہے جس کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے، اور اس کی واحد شکل یہی ہے کہ اس کی زکاۃ ادا کی جائے، اور یہ بات معلوم ہے کہ جب اللہ کی نعمتوں پر شکریہ ادا کیا جائے تو اللہ کی عنایات میں اور اضافہ ہو جاتا ہے، فرمان الٰہی ہے: ''لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ'' [إبراهيم: 7]، یعنی ''اگر تم شکر ادا کروگے تو میں ضرور بالضرور تمھیں اور زیادہ دوں گا''.

زکاۃ نہ دینے والے کا انجام:

جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے کہ زکاۃ فرض ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے، چنانچہ جو شخص اس کی فرضیت سے انکار کرتا ہو وہ یقیناً کافر اور واجب القتل ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خلیفہ بننے کے بعد جن لوگوں نے زکاۃ دینے سے انکار کردیا تھا، آپ نے ان کے خلاف اعلانِ جنگ کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا '' [البخاری] یعنی ''اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ مجھ سے ایک رسی بھی

JULY.indd 6 7/23/12 1:35 PM

روک لیں گے جسے وہ آنحضرت ﷺ کو دیا کرتے تھے، تو میں ان سے جنگ کروں گا''. اور جو شخص زکاۃ کی فرضیت کا قائل تو ہو لیکن اسے ادا نہ کرتا ہو تو اس کا انجام کیا ہوگا؟ اس کے متعلق مندرجہ ذیل آیت اور حدیث کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

ارشادِ باری تعالی ہے: ترجمہ: ''.....جو لوگ سونا چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیئے، جس دن اس خزانے کو آتشِ دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی، (اور ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لئے خزانہ بنا رکھا تھا، پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو''

[التوبۃ:35] .

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ترجمہ ''اللہ نے جس کو مال سے نوازا اور پھر اس نے زکاۃ ادا نہیں کی، قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہونگے، یہ سانپ اس کے گلے کا طوق ہوگا اور اس کے جبڑے کو پکڑ کر کہے گا: میں ہوں تیرا مال، میں ہوں تیرا خزانہ...''

[صحیح البخاری].

جن چیزوں میں زکاۃ فرض ہے:

اسلام میں جن چیزوں پر زکاۃ فرض ہے وہ اور ان کے متعلقہ مسائل درج ذیل ہیں:

(1) سونا/ چاندی اور نقدی پیسے

سونا/ چاندی میں زکاۃ فرض ہے بشرطیکہ ان کی مقدار مقررہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اور اس کی ملکیت پر ایک سال گذر چکا ہو. یاد رہے کہ سونے کا نصاب 85 گرام جبکہ چاندی کا نصاب 595 گرام ہے، اس طرح اگر سونا 85 گرام سے اور چاندی 595 گرام سے کم ہو تو زکاۃ فرض نہیں ہوگی، اور اگر یہ دونوں اپنے مقررہ وزن کے برابر یا یا اس سے زیادہ تو ہوں لیکن ان پر سال نہ گذرا ہو تو تب بھی زکاۃ فرض نہیں ہوگی، مذکورہ دونوں شرطیں اگر موجود ہوں تو سونے چاندی کی زکاۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ان کا وزن دیکھ لیا جائے، پھر مارکیٹ کے موجودہ ریٹ کے مطابق اس وزن کی قیمت کی تحدید کرلیں، پھر اس کا اڑھائی فیصد یا چالیسواں حصہ زکاۃ کی نیت سے ادا کردیں .

مسئلہ (1) : کسی شخص کے پاس سال کے شروع میں تو سونے/ چاندی کا پورا نصاب موجود تھا لیکن سال پورا ہونے سے پہلے پہلے وہ اس میں سے کچھ مقدار کو بیچ کر خرچ کرلیتا ہے اور یوں ان کا وزن نصاب سے کم ہو جاتا ہے تو اس پر زکاۃ فرض نہیں ہوگی، اور اگر دورانِ سال مزید سونا/ چاندی خریدنے کی وجہ سے ان کا وزن نصاب سے زیادہ ہو جاتا ہے تو زکاۃ کی ادائیگی کے وقت بعد میں خریدے گئے سونے/ چاندی کا وزن بھی شمار کرنا ہوگا.

مسئلہ (2) :سونا/ چاندی چاہے ڈھیلے کی شکل میں ہو یا زیورات کی شکل میں، دونوں صورتوں میں زکاۃ فرض ہوگی، حدیث میں آتا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے، آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم ان کی زکاۃ دیتی ہو؟ اس نے کہا نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمھیں یہ بات پسند ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالی تمھیں ان دونوں کے بدلے آگ کے کنگن پہنائے؟ تو اس نے انھیں زمین پر پھینک دیا اور کہا: یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کیلئے ہیں. [أبوداؤد والنسائی بسند صحیح].

مسئلہ (3): کاغذی کرنسی چاہے ریال ہو یا دینار، روپیہ ہو یا ڈالر.....وہ بھی سونا چاندی کے حکم میں آتی ہے، لہذا جس شخص کے پاس سونا/ چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ کرنسی موجود ہو اور اس پر سال گذر چکا ہو تو اس میں زکاۃ فرض ہوگی، اور اس کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہوگا کہ سال کے آخر میں جب زکاۃ ادا کرنی ہو اس وقت دیکھ لیا جائے کہ 85 گرام سونا کی قیمت کتنی ہے، پھر جتنی کرنسی سال بھر رہی ہو وہ بھی دیکھ لی جائے، اگر وہ 85 گرام سونا کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو اس کا اڑھائی فیصد یا چالیسواں حصہ بطور زکاۃ ادا کردیں.

مسئلہ (4):ایک شخص کے پاس سال کے شروع میں تو کاغذی کرنسی سونے/ چاندی کے نصاب کے برابر تھی، لیکن دورانِ سال اس میں اور اضافہ ہوتا رہا، تو سال کے اختتام پر جتنی کرنسی موجود ہو سب کی سب شمار کرکے ٹوٹل مبلغ کا اڑھائی فیصد بطور زکاۃ ادا کردیں، جو رقوم دورانِ سال آئی تھیں ان کی زکاۃ پیشگی ادا ہو جائے گی.

مسئلہ (5) :تنخواہ دار انسان اپنی ماہانہ بچت کی زکاۃ کس طرح ادا کرے؟ اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ ہر ماہ اتنی بچت ہوتی ہے کہ وہ سونے/ چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر ہے تو اس صورت میں ہر ماہ کی بچی ہوئی تنخواہ پر جیسے جیسے سال پورا ہوتا جائے اس کی زکاۃ نکالتا جائے، اور اگر پہلے ماہ کی زکاۃ ادا کرتے وقت باقی گیارہ ماہ کی زکاۃ بھی پیشگی ادا کرنا چاہے تو بھی درست ہوگا. اور دوسری صورت یہ ہے کہ ہر ماہ کی بچت تو نصاب کے برابر نہیں البتہ دو تین ماہ کی بچت کو ملا لیا جائے تو وہ نصابِ زکاۃ کے برابر ہو جاتی ہے، تو اس صورت میں سال کے اختتام پر اس کے پاس جتنی بچت موجود ہو اس کا اڑھائی فیصد بطور زکاۃ ادا کردے.

مسئلہ (6):ہیروں اور جواہرات پر زکاۃ فرض نہیں ہے، الا یہ کہ ان سے تجارت کی جارہی ہو تو اس صورت میں دیگر تجارتی سامان کے ساتھ ان کی زکاۃ بھی ادا کرنی ہوگی.

مسئلہ (7):قرض کی زکاۃ، اس کی دو صورتیں ہیں: ایک تو یہ کہ مقروض قرضہ تسلیم کرتا ہے اور اسے جلد یا بہ دیر واپس کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے، یا مقروض تو قرضے سے انکاری ہو لیکن عدالت میں کیس کرکے اس سے قرضہ واپس لینے کا یقین ہو تو اس صورت میں قرض کی رقم کی زکاۃ قرض خواہ کو ادا کرنی ہوگی، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ سال کے اختتام پر جب موجودہ مال کا حساب کیا جارہا ہو اس کے ساتھ قرض کی رقم کو بھی ملا لیا جائے اور ٹوٹل مبلغ کا اڑھائی فیصد بطور زکاۃ ادا کردیا جائے، اور دوسری صورت یہ ہے کہ مقروض قرضے سے انکاری ہو اور عدالت کے ذریعے اسے واپس لینے کا امکان بھی نہ ہو، یا وہ قرضے کو تسلیم تو کرتا ہو لیکن ہر آئے دن واپسی کا وعدہ کرکے وعدہ خلافی کرتا ہو، یا اس کے حالات ہی ایسے ہوں کہ وہ قرضہ واپس کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتا تو ایسی صورت میں قرض کی رقم پر زکاۃ فرض نہیں ہوگی، ہاں جب مقروض قرضہ واپس کردے تو گذشتہ ایک سال کی زکاۃ ادا کردی جائے.

مسئلہ (8):ایک شخص کے پاس زکاۃ کا نصاب تو موجود ہے، چاہے سونا/ چاندی کی شکل میں یا نقدی کرنسی کی شکل میں یا کسی اور شکل میں، لیکن وہ خود دوسروں کا مقروض ہے، اور اگر زکاۃ ادا کرتا ہے تو مزید بوجھ تلے دب جانے کا اندیشہ ہے تو ایسی حالت میں اس پر زکاۃ فرض نہیں ہوگی، ہاں اگر قرض کی ادائیگی کے بعد بھی اس کے پاس زکاۃ کے نصاب کے برابر مال موجود ہے اور اس پر سال گذر چکا ہے تو اس کا اڑھائی فیصد زکاۃ کی نیت سے ادا کرنا ضروری ہوگا.

مسئلہ (9):کمپنی کے حصص (شیئرز) اگر تجارتی مقصد سے خریدے گئے ہیں اور ان پر سال گذر چکا ہے تو ان کی زکاۃ ادا کرنا لازمی ہوگا، اگر خود کمپنی تمام پارٹنرز کے حصص کی زکاۃ ادا کردیتی ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ ہر پارٹنر اپنے اپنے حصص کی زکاۃ ادا کرنے کا پابند ہوگا.

مسئلہ (10):زکاۃ خالص سونے/ چاندی پر فرض ہوتی ہے، لہذا ملاوٹ کو وزن میں شمار نہیں کیا جائے گا، اس طرح اگر ملاوٹ کا وزن نکال کر خالص سونے/ چاندی کا وزن مقررہ نصاب سے کم ہو جاتا ہے تو اس پر زکاۃ فرض نہیں ہوگی.

(2) تجارتی سامان :

دوسری چیز جس پر زکاۃ فرض ہوتی ہے وہ ہے ''تجارتی سامان''، اور اس سے مراد وہ تمام اشیاء ہیں جنھیں تجارت کی نیت سے خریدا جائے، چاہے مقامی مارکیٹ سے یا باہر سے درآمد کرکے، اس طرح وہ تمام چیزیں اس حکم سے نکل جاتی ہیں جنھیں کسی نے اپنے ذاتی استعمال کیلئے خریدا ہو، مثلاً گھر، گاڑی اور زمین وغیرہ، تو ایسی اشیاء پر زکاۃ فرض نہیں، اور اسی طرح صنعتی مشینری، آلات، سٹورز اور ان میں پڑی الماریاں، دفاتر اور ان کے لوازمات پر بھی زکاۃ فرض نہیں کیونکہ ایسی تمام اشیاء ایک جگہ برقرار رہتی ہیں اور انھیں بیچ کر تجارت کرنا مقصود نہیں ہوتا.

تجارتی سامان کی زکاۃ نکالنے کا

JULY.indd 7 7/23/12 1:36 PM

طریقہ: سال کے اختتام پر تاجر (چاہے فرد ہو یا کمپنی) کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام تجارتی سامان کی مارکیٹ کے موجودہ ریٹ کے مطابق قیمت لگائے، پھر اس کے پاس سال بھر جو نقدی کرنسی رہی ہو اسے اس میں شامل کرلے، اسی طرح اس کا جو قرضہ قابل واپسی ہو اسے بھی حساب میں شامل کرلیا جائے، اور اگر وہ خود مقروض ہو تو قرضے کی رقم نکال کر باقی تمام رقم کا اڑھائی فیصد یا چالیسواں حصہ بطورِ زکاۃ ادا کردے، مثلاً

تجارتی سامان کی قیمت ہے: / 100000 روپیہ

بنک بیلینس یا نقدی رقم جو سال بھر رہی: 50000 روپیہ

قرضہ جو قابل واپسی ہے: / 70000 روپیہ

ٹوٹل: / 220000 روپیہ

قرضہ جو قرض خواہوں کو واپس کرنا ہے: / 60000 روپیہ

باقی: / 160000 روپیہ

اب باقی رقم کا اڑھائی فیصد جو کہ 4000 روپے ہے، بطورِ زکاۃ ادا کردے۔

مسئلہ: صنعتی آلات اور مشینری کی اصل قیمت پر تو زکاۃ فرض نہیں، البتہ ان کی آمدنی اگر زکاۃ کے نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال بھی گذر جائے تو اس سے زکاۃ نکالنا ضروری ہوگا، اور یہی حکم کرائے پر دیے ہوئے مکانوں، دوکانوں اور گاڑیوں وغیرہ کا ہوگا کہ ان کی اصل قیمت پر زکاۃ نہیں، کرائے پر ہوگی بشرطیکہ کرایہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال بھی گذر جائے تو اس کا اڑہائی فیصد ادا کرنا ہوگا، البتہ ان اشیاء پر ادا کیا جانے والا ٹیکس اور ان کی دیکھ بھال پر آنے والے دیگر اخراجات ان چیزوں کی آمدنی سے نکال لیے جائیں، اور اس طرح اگر مالک کا کوئی ذریعہ معاش نہیں تو وہ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے جائز اخراجات بھی آمدنی سے نکال لے، پھر جو رقم باقی ہو اس سے زکاۃ ادا کردے۔

(3) **حیوانات**: جن مویشیوں پر زکاۃ فرض ہے، وہ یہ ہیں: اونٹ، گائے/بھینس، اور بھیڑ بکریاں، ارشادِ نبوی ہے: ترجمہ ''جس شخص کے پاس اونٹ یا گائے یا بکریاں ہیں اور اس نے ان کی زکاۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن انھیں بہت بڑا اور بہت موٹا کرکے لایا جائے گا، پھر وہ اسے اپنے ٹاپوں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے، جب سب اس کے اوپر سے گذر جائیں گے تو پہلے کو پھر لوٹایا جائے گا، اور لوگوں کا فیصلہ ہونے تک اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہے گا'' [البخاری]۔

مویشیوں میں زکاۃ کی فرضیت کیلئے چار شرطیں ہیں: ایک یہ کہ وہ اپنے مقررہ نصاب کو پہنچ جائیں، یاد رہے کہ اونٹوں کا کم از کم نصاب پانچ، گائے/بھینس کا تیس اور بھیڑ بکریوں کا چالیس ہے، دوسری شرط یہ کہ ان کی ملکیت پر سال گذر جائے، تیسری یہ کہ سال کا اکثر حصہ یہ مویشی چرتے رہے ہوں اور مالک کو سال بھر یا سال کا بیشتر حصہ ان کی خوراک خریدنا نہ پڑی ہو، اور چوتھی شرط یہ کہ یہ جانور کھیتی باڑی یا بوجھ برداری کیلئے نہ ہوں. اور یہاں یہ بات مدنظر رہنی چاہیے کہ مویشیوں کو اگر تجارت کی نیت سے خریدا گیا ہو تو ان کی زکاۃ دوسرے سامانِ تجارت کی زکاۃ کی طرح نکالی جائے گی، چنانچہ ان کی قیمت کا اعتبار ہوگا نہ کہ تعداد کا۔

تنبیہ: مویشیوں کے نصاب کی دیگر تفاصیل حدیث اور فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں.

(4) **زرعی پیداوار**: فرمانِ الٰہی ہے: ترجمہ: ''اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے، اور ہم نے تمھارے لئے زمین سے جن چیزوں کو نکالا ہے، ان میں سے خرچ کرو''. [البقرۃ: 267] اس آیت سے ثابت ہوا کہ زمینی پیداوار مثلاً گیہوں، جَو، چاول، کھجور، انگور اور زیتون وغیرہ، پر زکاۃ فرض ہے اور اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے۔

زرعی پیداوار کا نصابِ زکاۃ: فرمانِ رسول ﷺ ہے: ترجمہ: ''پانچ وسق سے کم میں زکاۃ نہیں'' [متفق علیہ]. پانچ وسق کی مقدار موجودہ حساب کے اعتبار سے 653 کیلو گرام ہے، اس طرح زرعی پیداوار اگر مذکورہ وزن سے کم ہو تو اس پر زکاۃ فرض نہیں ہوگی۔

زرعی پیداوار کا کتنا حصہ زکاۃ میں دیا جائے؟ فرمانِ رسول ﷺ ہے: ترجمہ: ''جس کو بارش اور چشموں کے پانی نے سیراب کیا ہو یا وہ خود بخود زمینی پانی سے سیراب ہوا ہو، اس میں دسواں حصہ ہے، اور جس کو آلات کے ذریعے یا محنت کرکے سیراب کیا گیا ہو اس میں بیسواں حصہ ہے'' [البخاری]. اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو پیداوار بارشی پانی یا نہری پانی یا چشموں کے پانی سے حاصل ہوئی ہو اس کا دسواں حصہ اور جسے مشینوں کے ذریعے سیراب کرکے حاصل کیا گیا ہو اس کا بیسواں حصہ بطورِ زکاۃ ادا کرنا ہوگا.

مسئلہ (1): زرعی پیداوار پر سال گذرنا ضروری نہیں بلکہ وہ جیسے ہی حاصل ہوگی اس کی زکاۃ فوراً ادا کرنی ہوگی، فرمانِ الٰہی ہے: ''وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ'' [الأنعام: 141] ترجمہ: ''اس کا حق اس کی کٹائی کے دن ادا کردو''۔

مسئلہ (2): تازہ استعمال ہونے والے پھلوں اور سبزیوں پر زکاۃ نہیں ہے: الّا یہ کہ ان کی تجارت کی جائے، تجارت کی صورت میں ان کی قیمت اگر نصابِ زکاۃ کو پہنچ جائے اور وہ سال بھر اس کے پاس رہے تو اس کا اڑھائی فیصد ادا کرنا ہوگا.

مصارفِ زکاۃ: یعنی کون لوگ زکاۃ لینے کے مستحق ہیں؟ فرمانِ الٰہی ہے: ''إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ'' [التوبۃ: 60] ترجمہ: ''صدقے صرف فقیروں، مسکینوں اور ان کے وصول کرنے والوں کیلئے ہیں، اور ان کیلئے جن کی تالیفِ قلب مقصود ہو، اور گردنیں چھڑانے میں، اور قرض داروں کیلئے، اور اللہ کی راہ میں، اور مسافر کیلئے، یہ فرض ہے اللہ کی طرف سے''۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ زکاۃ لینے کے مستحق یہی آٹھ ہیں، ان کو چھوڑ کر کسی اور مصرف پر زکاۃ خرچ نہیں کی جاسکتی، البتہ یہ ضروری نہیں کہ زکاۃ کی رقم ان آٹھوں پر خرچ کی جائے بلکہ ان میں سے جو زیادہ مناسب اور زیادہ ضرورتمند ہو اس پر اسے خرچ کردیا جائے۔

(1) و(2): فقراء اور مساکین سے مراد وہ لوگ ہیں جو ضرورتمند ہوں اور جن کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ جس سے وہ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے اخراجات پورے کرسکیں، انھیں زکاۃ کی رقم سے اتنا پیسہ دیا جائے جو زیادہ سے زیادہ ایک سال تک ان کی ضروریات کیلئے کافی ہو۔

(2): ''العاملين عليها'' سے مراد زکاۃ اکٹھی کرنے والے اور اسے مستحقین میں تقسیم کرنے والے لوگ ہیں، انھیں زکاۃ کی رقم سے ان کے کام کے بقدر تنخواہ یا وظیفہ دیا جاسکتا ہے خواہ وہ مالدار کیوں نہ ہوں۔

(4) ''المؤلفة قلوبهم'' سے مراد کمزور ایمان والے نومسلم لوگ ہیں، یا ایسے لوگ جن کے مسلمان ہونے کی امید ہو، یا ایسے کفار جن کو مال دینے سے توقع ہو کہ وہ اپنے قبیلے یا علاقے کے لوگوں کو مسلمانوں پر حملہ آور ہونے سے روکیں گے۔

(5) ''وفي الرقاب'' سے مراد یہ ہے کہ غلاموں کو ان کے آقاؤں سے چھڑا کر آزاد کردینا۔

(6) مقروض جو قرض واپس کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے زکاۃ کی رقم دی جاسکتی ہے بشرطیکہ اس نے قرضہ جائز مقصد کیلئے لیا ہو، اسی طرح وہ لوگ جن پر چٹی پڑ جائے، یا ان کا کاروبار شدید خسارے کا شکار ہوگیا ہو تو انھیں بھی زکاۃ دی جا سکتی ہے۔

(7) ''في سبيل الله'' سے مراد جہاد اور دیگر تمام دینی مقاصد ہیں جو اللہ کی رضا کے موجب بنتے ہیں، مثلاً دینی مدارس کی تعمیر، ان میں زیرِ تعلیم طلبہ اور ہسپتال وغیرہ میں زکاۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے۔

(8) وہ مسافر جس کا سفر جائز مقصد کیلئے ہو اور اس کا زادِ راہ دورانِ سفر ختم ہوجائے اور وہ سفری ضروریات کو پورا کرنے کیلئے پیسے کا محتاج ہو اسے بھی بقدرِ ضرورت زکاۃ دی جاسکتی ہے۔

تنبیہ (1): مذکورہ مستحقینِ زکاۃ اگر اپنے قریبی رشتہ داروں میں مل جائیں تو انھیں زکاۃ دینے سے دوگنا اجر ملتا ہے۔

تنبیہ (2): اپنے بیوی بچوں اور والدین کو زکاۃ نہیں دی جاسکتی، ہاں بہن بھائی اگر ضرورتمند ہوں تو انھیں زکاۃ دینے سے دوگنا اجر ملے گا، اسی طرح دولتمند اور کمانے والے تندرست اور فاسق وفاجر اور آلِ رسول ﷺ کو بھی زکاۃ نہیں دی جاسکتی۔

☆☆☆

JULY.indd 8 7/23/12 1:36 PM

مبارک ہو مسلمانو! مہ رمضان آیا ہے

سیف الرحمٰن حفظ الرحمٰن تیمی
saiffatmi@gmail.com

مبارک ہو مسلمانو! مہ رمضان آیا ہے
خدائے پاک کا بھیجا ہوا مہمان آیا ہے
خدا نے مرتبہ کتنا دیا اس ماہ اقدس کو
ہدایت کے لیے اس ماہ میں قرآن آیا ہے

ایک بار پھر ماہ رمضان، ماہ رضوان وغفران، ماہ تلاوت قرآن، ماہ رحمت رحمان اور نیکیوں کا سراپا چمنستان ہمارے اوپر جلوہ فگن ہو چکا ہے، کہ جس کے آتے ہی نیکیوں کا بہار آجاتا ہے، تقوی و پرہیز گاری، زہد وقناعت، خشیت و انابت، عبادت و تلاوت، شب بیداری و تہجد گزاری، رب کی اطاعت وتابعداری، رب کے حضور گناہوں پر شرمندگی اور الحاح وزاری، باہمی تعلقات میں استواری اور صدقات وخیرات کی مارا ماری کا ایسا سماں بنتا ہے کہ یہ زمین جنت نشان بن جاتا ہے، انسان کے اندر ملکوتی صفات کے مناظر جھلکنے لگتے ہیں، ماہ رمضان صبح وشام روحانی ماحول پیش کرتا ہے، راتوں کی حالت مزید دیدنی ہوتی ہے، بالخصوص قدر کی راتوں میں آسمانی قمقمے، ربانی جلوے اور روحانی جلوہ طرازی کی ایسی روح افزا فضا قائم ہوتی ہے کہ ہر لب کا تبسم ہیرا اور ہر آنکھ کا آنسو موتی بن جاتا ہے۔

ماہ رمضان رحمت ومغفرت اور رب کی قربت کا ابر باراں لیے ہمارے سروں پہ سایہ فگن ہے، ہر قلب پریشاں اب شاداں ہے کہ ماہ رمضان مبارک ہر غم وہم سے نجات دلانے اور خالق حقیقی سے رشتہ استوار کرانے کے لیے ہمارے سامنے ہے، اس کے دن اطاعت الٰہی سے منور اور رات ذکر الٰہی سے معطر ہوتے ہیں، کیوں نہ ہو کہ اس ماہ کا ہر دن مرد مؤمن کے صلوۃ وصیام سے مشرف ہوتا اور ہر رات تہجد وقیام سے سرفراز ہوتی ہے، صحابی رسول عبداللہ بن مسعودؓ سے دریافت کیا گیا: آپ لوگ ماہ رمضان کا استقبال کیسے کیا کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا ہم میں سے کوئی آدمی یہ جرأت نہیں کرتا تھا کہ وہ ہلال رمضان کو دیکھے اور اس کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کے تئیں ذرہ برابر بھی حقد وحسد ہو۔

اس ماہ مبارک آتے ہی نار و نیران کے دروازے بند اور بہشت و جنان کے دروازے وا ہو جاتے ہیں، حدیث رسول ہے: ''جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو



جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا، جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا، شیاطین جکڑ دئے جاتے ہیں، منادی یہ ندا ء لگاتا ہے کہ اے خیر کے خواہاں آگے آ، اور اے بدی کے طلب گار باز آجا، اور اس ماہ کی ہر شب کو اللہ (کچھ بندوں) کو جہنم سے نجات کا پروانہ عطا کرتا ہے۔''

ہماری خوش قسمتی کہیے کہ ہمیں وہ بابرکت ماہ پھر نصیب ہو رہا ہے جس کے گزر جانے پر سال گذشتہ ہمیں سخت صدمہ پہنچا تھا، ہم افسردہ وغمگین اور نالاں وحزیں تھے کہ خدا جانے پھر یہ ذریں موقع نصیب ہو پائے یا نہیں۔

چنانچہ اس بار ہمیں اپنی کوتاہیوں سے دامن جھاڑ کر مکمل عزم کے ساتھ اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ ہم سال رواں اس ماہ غنیمت کو اپنے نیک اعمال کا ذخیرہ بنائیں گے یا پھر اس بار بھی بدستور اسے رائیگاں جانے دیں گے اور پھر حسرت و ندامت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

رحمت و برکت، احسان ومغفرت اور انعام ونعمت والے اس مہینہ کی ایک عظیم ترین خصوصیت یہ کہ ہر ماہ کے بالمقابل اس ماہ میں روزہ ایک ایسی مشروع عبادت ہے جس کا ثواب اللہ نے بے حساب دینے کا وعدہ کیا ہے: ''الا الصوم فانہ لی و أنا أجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من أجلی'' گویا روزہ کا ثواب بے حساب اس لئے ہے کہ انسان روزہ محض اللہ کی خوشنودی اور اسی کی رضا جوئی کے لئے رکھتا ہے، کھانا پینا تج دیتا ہے، شہوت وعشرت سے باز رہتا ہے اور صرف رضائے الٰہی کے لئے صبح تا شام بھوک وپیاس کی شدت وحرارت برضا ورغبت برداشت کرتا ہے۔

اس ماہ مبارک کے پس منظر میں ہر مسلمان کو افراط وتفریط سے بچتے ہوئے اعتدال و مداومت کی راہ اپناتے ہوئے ہر پل نیکی اور رضا جوئی کے کام میں صرف کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اور اس راہ میں باہم مسابقت کا جذبہ بھی کار فرما ہونا چاہئے، اللہ کے اس قول کا یہی مطلوب ہے، ''وفی ذلك فليتنافس المتنافسون'' باہم سبقت کرنے والوں کو اس راہ میں سبقت کرنا چاہیے۔

حدیث رسول ہے: ''بھلائی تو ہمیشہ کرو تاہم رحمت الٰہی کے حصول کے لئے کوشاں رہو، اس لئے کہ رحمت الٰہی کے بعض ایسے جھونکے ہیں جن سے اللہ اپنے چنیدہ بندوں کو سرفراز کرتا ہے، اللہ سے دعا کرو کہ اللہ تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کرے اور تمہیں مامون ومحفوظ رکھے۔''

ہم رمضان کا استقبال کرتے ہوئے اپنے دل میں یہ عزم وارادہ رکھیں کہ معاصی سے ہم اجتناب کریں گے، ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کر کے دوبارہ ان کے ارتکاب کی جرأت نہیں کریں گے، اس لئے کہ یہ مہینہ ہی توبہ وانابت اور عفو ومغفرت کا مہینہ ہے اگر اس میں بھی ہم تائب نہیں ہوئے تو بھلا توبہ کا اور کون ذریں موقع ہوسکتا ہے:

''وتوبوا إلى الله جميعا أيها المؤمنون لعلكم تفلحون'' اے مومنوں تم سب ملکر اللہ سے توبہ کرو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ''إن الله يحب التوابين ويحب المتطهرين'' گویا محبوب الٰہی بننے کے لئے توبہ وانابت اور قربت وعبادت از بس ضروری ہے۔

مختصر یہ کہ اخلاص نیت کے بعد اللہ کی رضا جوئی کی خاطر عبادت و ریاضت، تہجد وتلاوت اور دیگر نیک اعمال وحسنات کے دست بدست مسلمانوں کے ساتھ شرح صدر، بشاشت طبع، خوش روئی اور نرم مزاجی کے ساتھ حسن معاملات کرنا ہے، ان کی ضروریات میں انکا شریک ہونا اور عبادت خالق کے ہمراہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر مبارک مہینہ کے مبارک ساعات کو گزار لینا ہی مرد مؤمن کی کامیابی ہے۔

وہ دیکھ چراغوں کے شعلے منزل سے اشارہ کرتے ہیں
تو ہمت ہارے جاتا ہے ہمت کہیں ہارے جاتے ہیں

☆☆☆

JULY.indd 9 7/23/12 1:36 PM

روزہ اور تقویٰ

مولانا محمد انور محمد قاسم سلفی (کویت)

تقویٰ ایک مومن اور مسلمان کا اہم ترین وصف ہے، اس سے بندۂ مومن کی دنیوی اور اخروی زندگی سنور جاتی ہے، وہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین بندہ بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو آپ میں سب سے زیادہ متقی ہے''۔(الحجرات:13)

اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام نیک اعمال کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہیں۔ جیسا کہ فرمان باری ہے: ''اللہ تعالیٰ صرف متقی لوگوں کے اعمال صالحہ قبول کرتا ہے''۔(المائدہ:27)

اور آخرت میں اسے کامیابی عطا کرتے ہیں: ''بیشک کامیابی متقی لوگوں کے لیے ہے''۔(النباء: 31) اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرماتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے: ''اور اس جنت کے حصول کی کوشش کرو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے جو متقین کے لیے تیار کی گئی ہے''۔(آل عمران133) نیز ارشاد ہے: ''بیشک متقی لوگ باغات اور نہروں میں راستی اور عزت کی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس ہوں گے''۔(القمر54) غرضیکہ قرآن مجید میں بے شمار جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے متقیوں کو کئی اعزازات سے نوازا ہے اور انہیں اس دنیا میں حاصل ہونے والے روحانی اور مادی فوائد کا تذکرہ کیا ہے اور آخرت میں ان کے بلند مقامات کی منظر کشی کی ہے۔ قرآن مجید میں ایمان کے بعد سب سے زیادہ زور تقویٰ پر دیا گیا ہے، اور اسے ہر عبادت کا حاصل اور ہر دینی ریاضت کا مقصد قرار دیا ہے۔ روزہ کا مقصد بھی یہی ذکر کیا گیا ہے کہ اس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! تم پر بھی روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے اگلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقوی حاصل کرسکو''۔ (البقرۃ:183)

تقویٰ کیا ہے؟

تقویٰ کا مقام دل ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے سینہ اطہر کی طرف تین مرتبہ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''تقویٰ یہاں ہوتا ہے''۔(صحیح مسلم)

تقویٰ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو حرام چیزوں سے بچائے اور اس سے حرج محسوس کرے اور یہ تقویٰ کی انتہا ہے کہ انسان مشتبہ چیزوں سے بھی اپنے دامن کو بچائے رکھے۔ سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ فرماتے تھے کہ: ''ہم حلال کے ستر حصے اس خدشہ کی بنا پر چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں ہم حرام کے ایک حصے میں نہ پھنس جائیں''۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ: ''حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان کئی ایسے امور ہیں جو شبہ میں مبتلا کرنے والے ہیں، جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے، جو شبہات سے بچتا ہے وہ اپنے دین اور اپنی عزت کا دامن بچا لے جاتا ہے، اور جو شبہ میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا، اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جو اپنے ریوڑ کو کھیتی کے باڑھ کے قریب چراتا ہوا کھیتی میں گھس جاتا ہے، یاد رکھو اللہ کی باڑھ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں''۔(بخاری ومسلم)

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''شک وشبہ میں ڈالنے والی چیز کو چھوڑ دو اور شبہات سے پاک چیز کو لے لو''۔(ترمذی)

حضرت عطیہ بن عروہ السعدی ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے کا شمار متقیوں میں اس وقت تک نہیں ہوسکتا، جب تک کہ وہ ان چیزوں کو جن میں کوئی حرج نہیں، صرف اس خدشہ کی وجہ سے نہ چھوڑ دے کہ کہیں اس میں کوئی حرج ہو''۔(ترمذی)

حضرت وابصہ بن معبد ﷺ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم نیکی کے متعلق دریافت کرنے کے لیے آئے ہو؟'' میں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: تم اپنے دل سے استفسار کرو، نیکی وہ ہے جس پر دل وضمیر کو اطمینان ہو، گناہ وہ ہے جو دل میں خلش پیدا کرے، اور سینے میں ہیجان برپا کردے، اگرچہ لوگ تمہیں اس کے حلال وجائز ہونے کا فتویٰ بھی دیں''۔(احمد، دارمی) ایک روایت میں ہے: ''گناہ وہ ہے جو دل میں خلش پیدا کرے، اور تم اسے لوگوں کی نظروں سے چھپانا چاہو''۔(مسلم)

حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے حضرت اُبی بن کعب ﷺ سے تقویٰ کا مفہوم دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کبھی خار دار وادی سے نہیں گذرے؟ تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں ضرور گذرا ہوں۔ حضرت اُبی بن کعب ﷺ نے پوچھا: وہاں کیسے گذرنا ہوا؟ حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرمانے لگے: دامن کو بالکل سمیٹ کر گزرا، انہوں نے فرمایا: یہی تقویٰ کا مفہوم ہے یعنی گناہ وسیئات کی وادیوں سے دامن بچا کر گذر جانے کا نام تقویٰ ہے۔(تفسیر ابن کثیر:1/43)

متقیوں کے واقعات

اتنا قے کیا کہ خون آنے لگا:

انسان کے دل میں جب تقویٰ پیدا ہوجاتا ہے تو وہ نہ صرف ہر حرام بلکہ مشتبہ چیزوں سے بھی اپنے دامن کو پاک رکھتا ہے، اگر غلطی سے کوئی چیز اس کے پیٹ میں چلی جائے تو اس وقت تک اسے قرار نہیں آتا جب تک کہ وہ اسے باہر نہ نکال دے۔ اس کے بعد بھی وہ اللہ تعالیٰ سے لرزاں ترساں رہتا ہے کہ کہیں قیامت کے دن اس کے پیٹ میں باقی رہ جانے والے ذرات کے متعلق سوال نہ ہوجائے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ کا ایک غلام تھا جو انہیں خراج کی رقم دیا کرتا تھا، اور آپ اس کی کمائی کی رقم سے بھی کھاتے تھے، ایک دن وہ کوئی چیز (دودھ) لے کر آیا، آپ نے اسے نوش فرمالیا، جب آپ پی چکے تو اس نے کہا: کیا آپ کو پتہ ہے کہ یہ کونسی کمائی کا ہے؟ آپ نے فرمایا: بتاؤ کس کمائی کا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اسلام لانے سے قبل ایک شخص کے لیے کہانت (غیب کی خبر دینا) کی تھی، حالانکہ میں اس فن کو اچھی طرح جانتا نہیں تھا، سچی بات تو یہ ہے کہ میں نے اسے دھوکہ دیا تھا۔ آج وہ شخص مجھے ملا، اس نے مجھے کچھ پیسے دیئے، اور جو آپ نے نوش کیا ہے وہ اسی کمائی کا ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ نے اپنے منہ میں انگلیاں ڈالیں اور پیٹ میں جو کچھ تھا قے کردیا۔(بخاری) ایک روایت میں ہے کہ: اتنا قے کیا کہ خون آنے لگا پھر فرمایا: اے اللہ میرے بس میں جتنا تھا وہ میں نے کردیا، اور جو میرے بس میں نہیں اس پر میرا مؤاخذہ نہ فرما''۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اگر یہ غذا میری جان کے ساتھ ہی باہر نکل سکتی تو بھی میں اسے باہر نکال دیتا''۔

اللہ کہاں ہے؟

صاحب تقویٰ شخص کو ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی مراقبت اور نگرانی کا احساس رہتا ہے، وہ آبادی ہو کہ بیابان ہر جگہ اپنے رب کو اپنے ساتھ دیکھتا اور سنتا ہوا تصور کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن دینار کہتے ہیں: ''میں حضرت عمر ﷺ کے ہمراہ مکہ کے لیے روانہ ہوا، راستے میں ایک چرواہا ایک پہاڑی کی ڈھلوان سے اترتا ہوا نظر آیا، حضرت عمر ﷺ نے اسے آزمانے کیلئے کہا: ''اے چرواہے! ان بکریوں میں

JULY.indd 10 7/23/12 1:36 PM

سے ایک مجھے فروخت کردے'' اس نے کہا: ''میں مالک نہیں غلام ہوں، مجھے فروخت کرنے کا اختیار نہیں ہے'' حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ''کوئی بات نہیں، مجھے فروخت کرکے اپنے مالک سے کہہ دے کہ اس بکری کو بھیڑیئے نے کھالیا'' اس پر چرواہے نے کہا: ''حضرت! تو پھر اللہ کہاں ہے؟'' حضرت عمر ؓ رو پڑے، اور اس کے ساتھ چل کر اس کے مالک سے بات کی اور اسے خرید کر آزاد کردیا اور فرمایا: ''تیرے ایک لفظ نے تجھے دنیا میں غلامی سے نجات دلایا ہے اور مجھے امید ہے کہ یہی لفظ آخرت میں بھی تجھے دوزخ کے عذاب سے نجات دلائے گا''۔

مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی نہیں کرتے:

امام غزالی رحمہ اللہ 'احیاء العلوم' میں لکھتے ہیں: ''امام یونس بن عبید رحمہ اللہ کپڑوں کا کاروبار کرتے تھے، آپ کی دوکان میں مختلف قسم کے لباس، چادریں اور جوڑے تھے، ان میں سے کچھ کی قیمت چار سو درہم اور کچھ کی دو سو درہم تھی۔ آپ نے نماز پڑھنے کے لیے مسجد جاتے ہوئے دوکان میں اپنے بھتیجے کو چھوڑا اور اسے تمام کی قیمتیں بھی سمجھا دیں، اس دوران ایک بدو شخص آیا، اس نے چار سو درہم کا ایک جوڑا مانگا، لڑکا چالاک تھا، اس نے اسے دو سو درہم والا جوڑا دکھایا اس نے اسے پسند کرلیا اور خوشی خوشی چار سو درہم ادا کرکے چلا گیا، راستے میں اسے یونس بن عبید ؒ مل گئے، انہوں نے اس کپڑے کو پہچان لیا جوان کی دوکان سے خریدا گیا تھا، آپ نے اس بدو سے پوچھا: ''تم نے اسے کتنے میں خریدا'' کہا: ''چار سو درہم میں'' آپ نے فرمایا: ''یہ دو سو درہم سے زیادہ کا نہیں ہے، اس لیے تم اسے واپس کرآؤ'' اس نے کہا: ''حضرت! یہ ہمارے ہاں پانچ سو درہم کا ملتا ہے اور میں نے اسے اپنی خوشی سے خریدا ہے'' آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ واپس چلو، اس لیے کہ دین میں خیر خواہی کا مقام دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے'' پھر آپ اپنی دوکان پر آئے اور اسے دو سو درہم واپس کیا، بھتیجے کو خوب ڈانٹا پھٹکارا، اور فرمایا: کیا تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آئی؟ کیا تم میں کچھ بھی اللہ کا خوف نہیں؟ اصل قیمت کے برابر فائدہ کھاتے ہو اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی نہیں کرتے؟۔

متقی شخص چاہے وہ مرد ہو یا عورت، اس پر اللہ کا خوف ہر وقت طاری رہتا ہے، دن کا اجالا ہو یا رات کا اندھیرا وہ کسی کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔

عمر کا رب تو ضرور دیکھ رہا ہے:

حضرت عمر بن خطاب ؓ کے متعلق آتا ہے کہ آپ ایک رات مدینہ منورہ میں گشت لگا رہے تھے کہ لوگوں کے حالات

> ''اگر امیر المؤمنین عمر بن خطاب نہیں دیکھ رہا ہے تو عمر کا رب تو ضرور دیکھ رہا ہے، میں یہ جرم ہرگز نہیں کرسکتی''

سے باخبر ہوں، سنا کہ ایک گھر سے کچھ آوازیں آرہی ہیں، گھر کی دیوار سے کان لگا کر کھڑے ہوگئے، سنتے ہیں کہ ایک ماں اپنی جوان لڑکی سے کہہ رہی ہے: ''بیٹی! آج رات اونٹنیوں نے دودھ کم دیا ہے اس لیے تم تھوڑا سا پانی ملادو تاکہ گاہکوں کو دودھ برابر مل جائے'' بیٹی نے جواب دیا: ''امّی جان! امیر المؤمنین کا حکم ہے کہ فروخت کرنے کے دودھ میں پانی نہ ملایا جائے'' ماں نے کہا: ''اس رات کے اندھیرے میں کونسا امیر المؤمنین ہے جو تجھے دیکھ رہا ہے؟ بیٹی اللہ والی تھی، اس نے جواب دیا: ''اگر امیر المؤمنین عمر بن خطاب نہیں دیکھ رہا ہے تو عمر کا رب تو ضرور دیکھ رہا ہے، میں یہ جرم ہرگز نہیں کرسکتی''۔ آپ نے جب اس لڑکی کی یہ بات سنی تو رو پڑے، دوسرے دن اس لڑکی کے متعلق معلومات جمع کیں، پتہ چلا کہ لڑکی غیر شادی شدہ ہے، پھر اپنے لڑکوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا: ''میرے بچو! گذشتہ رات میں نے ایک دین دار لڑکی کی یہ باتیں سنیں، اللہ کی قسم! اگر مجھ میں جوانی ہوتی تو ضرور میں اسے اپنے گھر میں بیوی بنا کر لاتا، لیکن میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں، اب مجھ میں یہ صلاحیت نہیں کہ میں کسی جوان لڑکی سے شادی کروں، لیکن میں نہیں چاہتا کہ وہ لڑکی ضائع جائے، میری خواہش ہے کہ وہ میری بہو بن کر میرے گھر میں آئے'' آپ کی یہ باتیں سن کر حضرت عاصم بن عمر ؓ نے کہا: ''ابا جان! اس لڑکی سے میں شادی کروں گا'' آپ نے اس نیک لڑکی کا بیاہ اپنے بیٹے سے کردیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس لڑکی سے ایک بچی ہوئی، اور پھر اس لڑکی سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ پیدا ہوئے، جنہیں امت اسلامیہ نے بالاتفاق پانچواں خلیفۂ راشد تسلیم کیا، جنہوں نے اپنے دو ڈھائی سال کے مختصر دور حکومت میں حضرت عمر بن خطاب ؓ کے دورِ حکومت کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کردیا۔ (تربیۃ الاولاد فی الاسلام)

میں خیانت میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا:

حضرت امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا شمار زمرہ تابعین میں ان برگزیدہ ہستیوں میں ہوتا ہے جنہیں سید التابعین کہا جاتا ہے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے خواب کی تعبیر کا علم عطا فرمایا تھا آپ کی لکھی ہوئی کتاب ''تفسیر الأحلام'' ساری دنیا کے علم رؤیا کے ماہرین کا مرجع ہے۔ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور علم رؤیا کے امام تھے، گذر معاش کے لیے زیتون کے تیل کا کاروبار کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے اسّی ہزار درہم کا روغن زیتون خریدا، جب تیل کا ایک مشک کھولا تو اس سے ایک مری ہوئی چوہیا برآمد ہوئی، آپ کو یہ شبہ لاحق ہوگیا کہ ہوسکتا ہے کہ چوہیا تیل کے بھنڈار میں گر کر مری ہو، اور اسی سے سارا تیل مشکوں میں بھرا گیا ہو۔ اس شک وشبہ کی وجہ سے آپ نے یہ گوارہ نہیں کیا کہ اس تیل کو بیچا جائے، آپ نے غلاموں کو حکم دیا کہ سارا تیل بہا دیا جائے۔ حسب حکم تیل بہا دیا گیا، لیکن جہاں سے تیل خریدا گیا تھا وہاں بروقت ادائیگی نہیں ہوسکی، اس نے حاکم وقت کے دربار میں شکایت کردی، جس کی وجہ سے آپ کو ادائیگی تک قید کردیا، داروغہ نے آپ سے کہا کہ: ''مجھے پتہ ہے کہ آپ بے قصور ہیں، میری جانب سے آپ کو اجازت ہے کہ ہر رات گھر چلے جائیں، اور صبح کے وقت قید خانہ پہنچ جائیں'' آپ نے فرمایا: ''میں تمہاری اس خیانت میں، تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا'' آپ نے قید خانے کی سختیاں گوارہ کرلیا، قاضی کے سامنے مجرموں کے کٹھرے میں کھڑا ہونا برداشت کیا لیکن یہ گوارہ نہیں کیا کہ غلط مال بیچ کر فائدہ حاصل کیا جائے''۔ (امام محمد بن سیرین)

آمدم برسر مطلب: اللہ تعالیٰ روزہ سے تقویٰ کی جو صفت مسلمانوں میں پیدا کرنا چاہتے ہیں، وہ یہی ہے۔ جب مسلمانوں کی زندگی میں یہ صفت پیدا ہوجائے گی تو پھر معاشرے سے دھوکہ، جھوٹ، بے ایمانی، دغا اور اس طرح کی بے شمار اخلاقی برائیوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔ اور جس معاشرے کی بنیادیں تقویٰ، للّٰہیت، سچائی، بے لوثی پر استوار ہوں یقیناً وہ معاشرہ دنیا کا سب سے بہترین معاشرہ ہوگا۔ افسوس کہ تقویٰ، ایمانداری کی یہ تابناک مثالیں آج مسلم معاشرے میں عنقا ہوچکی ہیں، بلکہ اس کے برعکس جھوٹ، دھوکہ دہی، فراڈ، غصب وغیرہ آج مسلم معاشرے کا جزء لاینفک بن چکی ہیں، یہود ونصاریٰ کے پاس تو کچھ دنیوی اصول ہیں لیکن ہم روزہ دار مسلمانوں کے پاس وہ بھی باقی نہیں ہیں۔ یہ ساری خرابیاں اس بات کی علامت ہیں کہ روزہ کو ہم نے بھوک وپیاس برداشت کرنے اور ویٹ کم کرنے کا ایک تیر بہدف نسخہ تو سمجھ رکھا ہے، لیکن روزہ کا جو مقصود ہے افسوس کہ اکثر مسلمانوں کی نگاہوں سے غائب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو روزے کا مقصد حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

☆☆☆

JULY.indd 11 7/23/12 1:36 PM

مطالعہ کیوں.....کیا.....اور کیسے؟

فاروق اعظم عاجز قاسمی

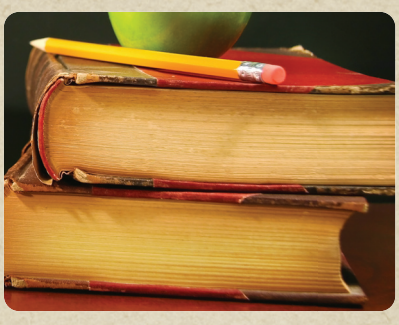
علم انسان کا امتیاز ہی نہیں؛ بلکہ اس کی بنیادی ضرورت بھی ہے، جس کی تکمیل کا واحد ذریعہ مطالعہ ہے، ایک پڑھے لکھے شخص کے لیے معاشرہ کی تعمیر وترقی کا فریضہ بھی اہم ہے؛ اس لیے مطالعہ ہماری سماجی ضرورت بھی ہے۔ اگر انسان اپنے اسکول و مدرسہ کی تعلیم مکمل کرکے اسی پر اکتفا کرکے بیٹھ جائے تو اس کی فکر ونظر کا دائرہ بالکل تنگ ہوکر رہ جائے گا۔ مطالعہ استعداد کی کنجی اور صلاحیتوں کو بیدار کرنے کا بہترین آلہ ہے۔ یہ مطالعہ ہی کا کرشمہ ہے کہ انسان ہر لمحہ اپنی معلومات میں وسعت پیدا کرتا رہتا ہے۔ اور زاویۂ فکر ونظر کو وسیع سے وسیع تر کرتا رہتا ہے۔

مطالعہ ایک ایسا دوربین ہے جس کے ذریعے انسان دنیا کے گوشہ گوشہ کو دیکھتا رہتا ہے، مطالعہ ایک طیارے کی مانند ہے جس پر سوار ہوکر ایک مطالعہ کرنے والا دنیا کے چپہ چپہ کی سیر کرتا رہتا ہے اور وہاں کی تعلیمی، تہذیبی، سیاسی اور اقتصادی احوال سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔

عربی کا ایک مشہور محاورہ ہے: ''زمانے کا بہترین دوست کتاب ہے'' اسی کو شورش مرحوم نے اس طرح کہا ہے: ''کتاب سا مخلص دوست کوئی نہیں''۔ اسی طرح ایک مفکر کہتا ہے: ''کتابوں کا مطالعہ انسان کی شخصیت کو ارتقاء کی بلند منزلوں تک پہنچانے کا اہم ذریعہ، حصول علم ومعلومات کا وسیلہ اور عملی تجرباتی سرمایہ کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرنے اور ذہن وفکر کو روشنی فراہم کرنے کا معروف ذریعہ ہے۔''۔ کتابوں سے جہاں معلومات میں اضافہ اور راہ عمل کی جستجو ہوتی ہے وہیں اس کا مطالعہ ذوق میں بالیدگی، طبیعت میں نشاط، نگاہوں میں تیزی اور ذہن ودماغ کو تازگی بھی بخشتا ہے۔

مطالعہ کن کتابوں کا ہو؟: مطالعہ ایسی کتابوں کا ہو جو نگاہوں کو بلند، سخن کو دل نواز اور جاں کو پرسوز بنادے، اگر مطالعہ فکر کی سلامت روی، علم میں گیرائی اور عزائم میں پختگی کے ساتھ ساتھ فرحت بخش اور بہار آفریں بھی ہو تو اسے صحیح معنوں میں مطالعہ کہا جائے گا۔

آج کے اس ترقی پذیر اور مسابقہ کے دور میں جہاں ذرائع ابلاغ وترسیل کی بہتات ہے، اور ہر طرح کے اخبارات و رسائل اور کتابوں کی بھی فراوانیاں ہیں؛ ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ کن کا مطالعہ کیا جائے اور کن کو چھوڑا جائے؟ اس کا سیدھا سا جواب ممکن نہیں، انتہائی چھان پھٹک کر کتابوں کا انتخاب ہونا چاہیے۔ یہ بات بھی انتہائی ضروری



ہے کہ کتاب ایمان سوز اور اخلاق سوز نہ ہو؛ اس لیے کہ مطالعہ ہی کے غلط رخ نے عبدالماجد کو ارتداد کے گڈھے میں ڈھکیل دیا تھا؛ لیکن بعد میں اسی شخص کے مطالعہ کی سمت جب درست ہوئی تو عبدالماجد مولانا عبدالماجد ہوگئے اور مفسر قرآن اس شخص کے نام کا جزو لاینفک بن گیا؛ اسلیے معتبر ومستند مصنّفین ہی کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

اس سلسلے میں اساتذہ کی رہنمائی بھی بڑی کارآمد ہوتی ہے، مفکر اسلام مولانا علی میاں ندوی ؒ فرماتے ہیں: ''مطالعہ وسیع کیجئے! اور اس کے لیے.....ان اساتذہ سے جن سے آپ کا رابطہ ہے، مشورہ لیجئے..... یہ ایک پل صراط ہے اس پر سبک روی اور بہت احتیاط کے ساتھ چلنے کی ضرورت ہے''۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر ؓ جیسے عظیم شخص کو حضور ﷺ نے توریت کے مطالعہ سے منع فرمادیا تھا۔

نعیم صدیقی صاحب رقم طراز ہیں: ''بنیادی طور پر قرآن و حدیث اور ان سے متعلق علوم پر جس حد تک ممکن ہو نگاہ ہونی چاہئے... پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت اور صحابہ کرام ؓ کے سیر پر نظر ہونی چاہئے... ضروری ہے مطالعہ کا سفر کرنے والا ہر شخص کم از کم اپنے ملک اور اپنی قوم؛ بلکہ اپنی تہذیب کے ادبیات سے واقف ہو''۔

جس طرح کتابوں کے انتخاب کا مرحلہ بڑا نازک ہے اسی طرح مطالعہ میں ترتیب کی رعایت بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے، اس لیے مطالعہ کے معیار کو بتدریج بڑھایا جائے، ایسا نہ ہو کہ نورانی قاعدہ تو پڑھی نہیں اور قرآن شریف ہی پڑھنا شروع کردیا۔

طریقۂ کار: ایک طرف جہاں کتابوں کا انتخاب بہت ضروری ہے اسی طرح مطالعہ کے طریقۂ کار سے بھی واقفیت بہت ہی ضروری ہے؛ اس لیے کہ کسی بھی کام کو اگر اس کے اصول وضابطہ سے کیا جائے تو وہ کارآمد ثابت ہوتا ہے؛ ورنہ نفع تو درکنار نقصان ضرور ہاتھ آتا ہے، فرض کیجئے! آپ کے پاس وقت بھی ہے، کتابیں بھی اچھی ہیں؛ لیکن ذہن پریشان، آنکھوں میں درد اور روشنی بھی مدہم تو آپ مطالعہ نہیں کرسکتے، اگر اسی صورت حال میں مطالعہ کی کوشش کریں گے تو صحت پر اس کا بہت بُرا اثر پڑے گا۔ اس لیے صحت کا خیال بھی بہت ضروری ہے، بطور خاص آنکھوں کا خیال۔ یہ بھی قابل ذکر بات ہے کہ اس خیال سے مطالعہ کو ہرگز ترک نہیں کرنا چاہئے کہ یاد نہیں رہتا؛ بلکہ مطالعہ ضرور کرے کہیں نہ کہیں اس کا فائدہ ضرور ظاہر ہوتا ہے؛ اس لیے کہ مہندی میں سرخی پتھر پر بار بار گھسنے کے بعد ہی آتی ہے۔ مولانا عبدالسلام خاں لکھتے ہیں: ''مطالعہ جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی جلد محفوظ ہوگا اور تیز ہوگا؛ اس لیے کتب بینی کو سست روی یا یاد نہ رہنے کی وجہ سے ترک نہ کرنا چاہئے۔''

حاصل مطالعہ: مطالعہ کے ساتھ ساتھ حاصل مطالعہ کو ذہن نشین کرنے کی تدبیر بھی ضروری ہے۔ علم ومعلومات کی مثال ایک شکار کی سی ہے؛ لہٰذا اسے فوراً قابو میں کرنا چاہیے۔ امام شافعی ؒ فرماتے ہیں: ''علم ایک شکار کی مانند ہے کتابت کے ذریعے اسے قید کرلو''۔ اس لیے مطالعہ کے دوران قلم کاپی لے کر خاص خاص باتوں کو نوٹ کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے؛ ورنہ بعد میں ایک چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور وہ نہیں ملتی ہے۔ اب یا تو سرے سے بات ہی ذہن سے نکل جاتی ہے یا یاد تو رہتی ہے لیکن حوالہ دماغ سے غائب ہوجاتا ہے۔ یاد رکھنے کے قابل باتیں ہمیں دوران مطالعہ کتاب کے اہم مقامات پر نشان لگاکر، کتاب کی پشت پر سادہ اوراق میں اہم نکات نوٹ کرکے یا کاپی پر نوٹ کرکے محفوظ کرلینی چاہیے۔

حاصل مطالعہ کیسے ذہن نشین ہو یہ بھی ایک اہم عنصر ہے۔ اس سلسلے میں نعیم صدیقی رقم طراز ہیں: ''میری ذہنی ساخت یوں بنی کہ میں حاصل مطالعہ کو دماغ میں ڈال دیتا اور میرے اندر اس پر غور وبحث کا ایک سلسلہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، کھانا کھاتے جاری رہتا یہاں تک کہ اس کا مثبت یا منفی اثر میرے عالم خیال پر رہ جاتا''۔

معلوم ہوا کہ مطالعہ کے بعد حاصل مطالعہ کی بھی بڑی اہمیت ہے؛ ورنہ تو بات لاحاصل ہی رہے گی۔ مطالعہ کے دوران جہاں اچھی کتابوں، خوشگوار فضا، مناسب مقام، موزوں روشنی اور وقت کی تنظیم ضروری ہے وہیں صحت کا بھی خاص خیال رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔

JULY.indd 12 7/23/12 1:36 PM

کویت و ہند تعلقات کا تاریخی پس منظر

مولانا بدرالحسن القاسمی (کویت)

جزیرہ نمائے عرب اور برصغیر ہند کے درمیان تعلقات کی تاریخ بہت قدیم ہے، چنانچہ عربی زبان کے متعدد الفاظ ایسے ہیں جن کی اصل ہندوستانی بتائی جاتی ہے اور جیسا کہ انسانی تہذیبوں وثقافتوں کا خاصہ رہا ہے کہ وہ ایک دوسرے پر اثرانداز ہوا کرتی ہیں، ہندوستانی زبانوں میں بہت سے عربی کے الفاظ اور عربی زبان میں ہندوستانی زبانوں کے بہت سے الفاظ داخل ہوکر زبان کا جز بن گئے ہیں۔

ہندوستان سے عربوں کی محبت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ عرب اپنی بیٹیوں کا نام 'ہند' رکھتے آئے ہیں۔ اسی طرح قدیم زمانہ میں ہندوستان کی بنی ہوئی تلوار 'الحسام الھندی' یا 'السیف المھند' زیادہ اچھی اور تیز دھار اور کاٹ والی تلواروں کے لیے بولا جاتا تھا، 'عودھندی' اور 'فلفل' تو اب بھی ہندوستان کی یاد دلاتے ہیں۔

تاریخی لحاظ سے دیکھا جائے تو خود عمر بن الخطابؓ کے زمانہ میں ہندوستان میں دین اسلام کی نشر واشاعت کی کوششیں شروع ہوگئی تھیں، پھر محمد بن قاسم الثقفی نے سندھ کا کچھ علاقہ فتح کرکے باقاعدہ اسلامی وعربی وجود کی راہ باز کردی۔ مشہور تابعی ربیع بن صبیحؒ کی قبر بھروچ میں پائی جاتی ہے۔ عرب وہند کے تعلقات میں تجارتی سرگرمیوں کا نمایاں رول تھا، چنانچہ مختلف قسم کے سامانوں کا باہم تبادلہ ہوا کرتا تھا یا دوسرے لفظوں میں ان کے درآمد وبرآمد کرنے کا سلسلہ جاری تھا۔

ہندوستان کے ساتھ تجارتی تعلقات میں کویت پیش پیش تھا اور پٹرول نکلنے سے پہلے بحری راستہ ہی باہمی تعلقات کا ذریعہ تھا چنانچہ سمندری کشتیوں کے ذریعہ کویتی تاجرین بمبئی، اور ملیبار کا رخ کیا کرتے تھے اور وہاں سے اشیائے خوردنی، تعمیری میٹریل وغیرہ لایا کرتے تھے۔

ایک طویل عرصہ تک کویت میں ہندوستانی ''روپیہ'' ہی سکہ کے طور پر رائج رہا ہے، اور روپیہ' آنہ وغیرہ ہر کویتی کے لیے معروف ومانوس چیز تھی۔

عدالتوں میں مختلف جرائم کی سزا کے طور پر لگایا جانے والا تاوان بھی ہندوستانی روپیوں میں طے کیا جاتا تھا۔

اور یہ بات محض نکتہ یا لطیفہ کی نہیں امر واقعہ ہے کہ بعض



کویتی مؤرخین نے لفظ ''کویت'' کی اصل بابل یا کسی اور جگہ تلاش کرنے کے بجائے اسے ہندوستان کی زبان سے ماخوذ قرار دیا ہے، مثال کے طور پر دیکھئے مشاری عبداللہ السجاری کی کتاب ''الشعر الکویتی الحدیث'' (جدید کویتی شاعری) کا مقدمہ جس میں انہوں نے ایک مؤرخ طہ باقر کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ 'کویت' قلعہ یا ڈیوڑھی وغیرہ کے معنی میں بابلی لفظ نہیں ہے بلکہ احتمال یہ ہے کہ یہ لفظ ہندوستان سے آیا ہو۔

اور واقعہ یہی ہے کہ ہندوستان وپاکستان میں ''شیرکوٹ'' ''بالاکوٹ'' وغیرہ نام کے متعدد شہر یا گاؤں ہیں اور ''کوٹ'' کا مفہوم وہی ہے جو عربی میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ احتمال کمزور ہرگز نہیں ہے کہ 'کویت' 'کوٹ' جس لفظ کی تصغیر چھوٹے قلعے کے معنی میں کی گئی ہے وہ ہندوستانی الاصل ہو۔

کویتی اقتصادیات کا انحصار جس وقت سمندر سے موتی نکالنے، مچھلیوں کا شکار کرنے اور ملیبار وزنجبار سے ضروریات زندگی کی درآمد وبرآمد پر تھا تمام ہی خلیجی ملکوں سے ہندوستان کے روابط بہت مستحکم تھے اور تجارتی سرگرمیاں زوروں پر تھیں، خاص طور پر کویت کے تاجر اور کشتی راں اس میدان میں پیش پیش تھے۔

بعض کویتی تاجروں نے تو ہندوستان کی تجارتی وصنعتی اہمیت کے پیش نظر ہندوستان میں مستقل سکونت اختیار کرلی تھی۔ مثال کے طور پر مشہور کویتی شاعر عبداللہ الفرج کے والد محمد بن فرج کے بارے میں کویتی مؤرخین نے لکھا ہے کہ: ''کان أحد الأثریاء المسرین امتلک أسطولا تجاریا ضخما وسکن الھند لتصریف أمور تجارتہ، وکان الھند آنذاک مرکزا تجاریا مھما بالنسبة لتجارة الخلیج''

(ان کا شمار چند بڑے سرمایہ داروں میں ہوتا تھا، ان کے پاس زبردست تجارتی بیڑہ تھا، انہوں نے اپنے تجارتی اُمور کی دیکھ بھال کے لیے ہندوستان میں ہی سکونت اختیار کرلی تھی) چنانچہ خود عبداللہ الفرج کی تعلیم وتربیت ہندوستان میں ہی ہوئی۔

اس موقع پر اس بات کا ذکر کرنا بھی شاید نامناسب نہ ہو کہ ''مسجد کبیر'' کی تعمیر سے پہلے مبارکیہ مارکیٹ کی جو مسجد بطور جامع مسجد کے استعمال ہوتی تھی اور جہاں خود امرائے کویت بھی عیدین کی نماز ادا کیا کرتے تھے اُس مسجد کے گیٹ پر آج بھی ہندوستان وکویت کے اہل خیر کے درمیان روابط کی یاد دلانے کے لیے یہ کتبہ موجود ہے کہ ''اس مسجد کی تعمیر نو بعض ہندوستانی اہل خیر کے تعاون سے عمل میں آئی۔''

پٹرول کی دولت سے مالا مال ہونے کے بعد تو خود کویت نے ہندوستانی اور دوسرے ممالک میں سیکڑوں مسجدیں بنوائی ہیں، لیکن ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ ہندوستان کے اہل خیر یہاں کی مسجدوں کی تعمیر میں حصہ لیتے تھے۔ کسی زمانہ میں بمبئی میں کویتی اسکول بھی قائم تھا جہاں سفراء اور ڈپلومیٹوں کے بچے پڑھا کرتے تھے۔

کویت کی عام بول چال کی زبان کو دیکھا جائے تو اس میں 'دروازہ' 'چپاتی' اور 'پردہ' اور 'دریچہ' اور 'چولھا' جیسے سیکڑوں الفاظ روزمرہ استعمال ہوتے ہیں، اور اب تو حال یہ ہے کہ صرف ان ہندوستانیوں کی تعداد جو کویت میں برسرروزگار ہیں تقریباً پانچ لاکھ تک پہنچتی ہے، اور سرکاری سطح پر بھی کویت وہندوستان کے روابط نہایت مستحکم ہیں، اور ہندوستان کی بہت سی دینی سرگرمیوں کی تقویت میں بھی کویت کا نمایاں حصہ ہے۔

کویت سے تجارتی مہم پر نکلنے والی کشتیوں کا رُخ عراق میں شط العرب کی طرف ہوتا تھا جہاں سے وہ کویتی تاجروں کے آرڈر کے مطابق کھجوریں اور گندم وغیرہ لاد کر لاتی تھیں، اسی طرح مشرقی افریقہ' صومالیہ اور حبشہ کا بھی رُخ کرتی تھیں، اور ہندوستان وپاکستان سے لوٹنے والی کشتیاں لکڑیاں' غذائی اشیاء ومسالے اور رسیاں وغیرہ لے کر آتی تھیں۔ کشتی بنانے کے کام میں آنے والی لکڑیاں عام طور پر ہندوستان سے ہی لائی جاتی تھیں۔

JULY.indd 13 7/23/12 1:37 PM

مصر کے نئے صدر انجینئر ڈاکٹر محمد مرسی

محمد خالد اعظمی
khalid.azmi64@gmail.com



پورا نام : ڈاکٹر محمد مرسی عیسی العیاط ۔

مقام ولادت : ۲۰ اگست ۱۹۵۱ء میں شمالی مصر کے ایک چھوٹے سے گاؤں عدوہ۔
والد کاشت کار تھے جبکہ ماں گھریلو عورت تھی۔

رشتہ ازدواج : ۳۰ نومبر ۱۹۷۸ء۔

اولاد: پانچ بچے (احمد ۔ شیماء۔اسامہ۔عمر ۔عبد اللہ) اور تین پوتے۔

ملازمت : مصری فوج میں ۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۶ء اور ۱۹۸۲ء تا ۱۹۸۵ء کیلیفورنیا یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر۔اس کے بعد مصر کی قاہرہ اور زقازیق یونیورسٹی میں بھی درس وتدریس کے فرائض انجام دیئے۔

تعلیمی سفر : ۱۹۷۵ء میں گریجویشن اور ۱۹۷۸ء میں ماسٹر ڈگری قاہرہ یونیورسٹی سے ۔۱۹۸۲ء میں امریکہ کی جنوبی کیلیفورنیا یونیورسٹی سے انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

امریکہ سے مصر واپسی : ۱۹۸۵ء میں۔

ممبر پارلیمنٹ: ڈاکٹر محمد مرسی آزاد امیدوار کی حیثیت سے ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۵ء تک پارلیمنٹ کے ممبر رہے۔

صدر: فریڈم اینڈ جسٹس پارٹی۔

اخوان المسلمون میں ان کا کردار :
اخوان المسلمون کے اہم عہدوں پر فائز رہے۔

اعلان انتخاب : مصر کی صدارتی انتخاب کا اعلان ۲۵ جون ۲۰۱۲ء کو ہوا۔

منصب صدارت کی حلف برداری :
مصر کی سات ہزار سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ انتخاب کے ذریعہ کوئی صدر منتخب ہوا ہے ۔اور ڈاکٹر مرسی وہ منتخب صدر ہیں جنہوں نے ۳۰ جون ۲۰۱۲ء کو حلف اٹھایا۔اخوان المسلمون کی تمام ذمہ داریوں سے استعفی دے کر الیکشن لڑا تھا۔مظلومین کی باتیں سننے کے لئے ایک آفس بنائی تا کہ جتنے مظلومین ہیں وہ اپنی باتیں رکھ سکیں،ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ڈاکٹر مرسی خود قید و بند کی زندگی گزار چکے ہیں لہذا انھیں ظلم وستم کے معنی سے پوری طرح واقفیت ہے۔

۲۲ مارچ ۱۹۲۸ء کو حسن البنا کی قیادت میں اخوان المسلمون کا قیام عمل میں آیا،اور اس کے اصول وضوابط اور کام کو دیکھتے ہی دیکھتے اس کی شاخیں دنیا کے ۷۲ ممالک تک پھیل گئیں۔جو کچھ لوگوں کے بیل مونڈھے نہ چڑھ سکی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء بروز ہفتہ شام ۸ بجے کے قریب بانی اخوان المسلمون کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا جس کی تاب نہ لاکر وہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ظلم کی انتہا تو یہ تھی کہ ان کے جنازے پر بھی پابندی لگادی گئی اور کسی فرد کو ان کے گھر جانے کی اجازت نہیں تھی تو امام حسن البنا کے بوڑھے والد، ایک عیسائی رہنما اور گھر کی خواتین نے امام شہید کی میت کو آخری آرام گاہ تک پہنچایا

یہ پہلا موقع ہے کہ عالم عرب کے سب سے زیادہ آبادی والے ملک مصر میں ایک دیندار اور اسلام پسند مسلمان ایوان صدر میں داخل ہوا ہے دراصل یہ اخوان المسلمون کی ۸۴ سالہ جدوجہد کا ابتدائی حاصل ہے،منزل ابھی بہت دور ہے جہاں پہونچنے کے لئے بہت کچھ کرنا باقی ہے،کیونکہ ان کے رہنماؤں کو جس ایوان سے پھانسی دینے کے فیصلے صادر ہوا کرتے تھے آج اس ایوان میں اسی برادری کا ایک باوقار فرد ہے اور لادین حکمرانوں کی سختیوں کی سب سے زیادہ شکار بھی اسی گروہ کو ہونا پڑا تھا۔اللہ کا ارشاد بھی ہے أحسب الناس أن يتركوا أن يقولوا آمنا وهم لا يفتنون اللہ نے وہ دن دکھلایا کہ اسی گروپ کے رہنما کو صدارتی محل میں بھیجا۔ اللہ فرماتا ہے إن مع العسر يسرا ،ایک دوسری جگہ فرماتا ہے إن الله مع الصابرين اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ سابق صدر مصر حسنی مبارک کے دور میں سیاسی قیدی رہنے والا شخص آج ملک کا صدر بنتا ہے اور صدر قیدی کی زندگی گزارنے پر مجبور ولاچار ہے۔

قیدوبند : سابق صدر مصر حسنی مبارک کے دور حکومت میں ڈاکٹر مرسی کو کئی مرتبہ گرفتار کیا گیا۔۲۰۰۶ء میں وہ سات ماہ تک جیل کی سلاخوں کے پیچھے رہے۔آخری مرتبہ انہیں ۲۸ جنوری ۲۰۱۱ء میں جمعہ کے روز اخوان کے دیگر قائدین کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا۔

تحریر اسکوائر میں حلف برداری کے بعد ڈاکٹر محمد مرسی کے بیانات:

☆ اسلام ہی تمام مسائل کا حل ہے۔

☆ میں کسی فرقے یا طبقے کا نمائندہ نہیں بلکہ پوری قوم کا بلاامتیاز صدر ہوں۔

☆ شہداء انقلاب کا پاکیزہ خون رائیگاں نہیں جائے گا،اور ان کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ مصر ایک نئی تاریخ رقم کررہا ہے۔

☆ ہماری قوت،ترقی اور استحکام ہماری قومی وحدت میں مضمر ہے۔ہم ایک قوم ہیں اور ہمیں دنیا کے سامنے خود کو ایک متحدہ قوم ثابت کرنا ہوگا۔

☆ عالمی برادری کے ساتھ کئے ہوئے تمام معاہدوں کی مکمل پاسداری کی جائے گی۔

☆ ہم دنیا کے لئے امن کا پیغام لے کر آئے ہیں۔

☆ انہوں نے وعدہ کیا کہ فوج کی طرف سے حراست میں لئے گئے تمام شہریوں کو رہا کیا جائے گا اور ان تمام لوگوں کے لواحقین کو انصاف فراہم کیا جائے گا جو حسنی مبارک کے خلاف احتجاج میں جان بحق ہوگئے تھے۔

☆ ہم ملک کو مستحکم جدید شہری ریاست بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

☆ دنیا میں امن سے محبت کرنے والوں کے لئے ہم سلامتی کا پیغام لائے ہیں۔

☆ انہوں نے مصر اور مصر سے باہر مقیم عیسائی برادری کو اطمینان دلایا کہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔میرا پیغام مصر کے مسلمانوں اور مصری عیسائیوں دونوں کے لئے ہے۔

☆ میں آپ سب کے ساتھ والد، بھائی ،اور مصری شہری جیسا معاملہ رکھوں گا۔آپ سب لوگ میرے دوست ،

JULY.indd 14 7/23/12 1:37 PM

بھائی ، اور خاندان کے فرد ہیں ، ہم کسی سے انتقام نہیں لینا چاہتے بلکہ ہم ملک کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔

☆ ہمیں فلسطینیوں کی حمایت اس وقت تک جاری رکھنا ہے جب تک انہیں تمام شہری حقوق نہیں مل جاتے۔

☆ شام میں خون خرابے کے خاتمے کا بھی مطالبہ کیا۔

☆ اندرون ملک اپنے دوروں اور آمدورفت کے دوران ٹریفک کی روانی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کرنے کی سختی سے ممانعت کردی ہے نیز سڑکوں پر اپنے حق میں تقریبات اور جلسے اور جلوسوں پر بھی پابندی عائد کردی ہے۔

☆ ہماری حکومت عورتوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا جائز مقام واحترام دلائے گی۔ اسلام نے خواتین کو مغرب سے زیادہ حقوق دئے ہیں۔ میں کسی خاتون کو کوئی مخصوص لباس زیب تن کرنے پر مجبور نہیں کروں گا۔ باوقار لباس کے معاملے میں تمام خواتین آزاد ہوں گی۔

مسند صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد مرسی کے لئے چیلنجز:

☆ ملکی معاشی حالات کو سدھارنا۔

☆ ملک میں نہ پارلیمنٹ ہے نہ ہی آئین اور ملک میں اہم ادارے فوج کے پاس ہے اب دیکھنا ہے کہ ملک فوج چلاتی ہے یا صدر مرسی.....

☆ مصر کے سبھی لوگوں کے ذہن سے غلط فہمیاں دور کرنا اور انہیں اعتماد میں لینا۔

ڈاکٹر محمد مرسی کی اہلیہ کا خاتون اول کہلانے سے انکار:

مصر کے نومنتخب صدر ڈاکٹر محمد مرسی کی اہلیہ نجلاء محمود نے خاتون اول کا لقب اختیار کرنے سے انکار کردیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''مجھے اپنے ملک میں خاتون اول قرار دینے کا کوئی جواز نہیں۔ میں مصر کی خادمہ ہوں، ہم سب ملک کے برابر کے حقوق وفرائض رکھنے والے شہری ہیں۔ نجلاء محمود نے کہا کہ ام احمد میری کنیت ہے، اس کے علاوہ مجھے آپا نجلاء یا الحاجۃ نجلاء بھی کہہ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد مرسی کے ایوان صدر کے دورے میں نجلاء محمود بھی ہمراہ تھیں، اس دوران انہوں نے چہرے پر مکمل حجاب اوڑھ رکھا تھا۔ مصر میں سابق حکمرانوں کے ادوار میں ان کی بیگمات کی جانب سے اسلام کے شرعی پردے کے اہتمام کی کوئی روایت نہیں رہی ہے ۔ تاہم ۲۵ جنوری ۲۰۱۱ء کے انقلاب کے بعد محمد مرسی پہلے انقلابی صدر ہیں جن کی اہلیہ حجاب اور نماز وروزہ کی پابند ہیں۔ ڈاکٹر مرسی کے دوران قیام امریکا نجلاء بھی ان کے ہمراہ تھیں۔

آداب وحقوق

خاندان کے باہمی حقوق

احتشام الحق سلفی
shaz_bazmi@yahoo.co.in

اسلام نے چند ایسے حقوق بھی متعین کئے ہیں جو گھر کے تمام افراد کو مساوی طور پر حاصل ہیں اور ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ وہ ان حقوق کو ادا کرے۔

احترام انسانیت: ان میں سب پہلی چیز ایک دوسرے کا احترام ہے یعنی ہر شخص کو احترام انسانیت کا حق حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں ایک مشہور حدیث ہے: ''من لم یرحم صغیرنا ولم یؤقر کبیرنا فلیس منا'' یعنی چھوٹوں پر شفقت اور رحم اور بڑوں کی توقیر وتعظیم یہ اسلامی سماج کی پہچان ہے۔

خیر کی رہنمائی ، شر کی نشاندھی اور باھمی تعاون: اس کے علاوہ ہر شخص اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی رہنمائی کی جائے۔ برائی سے بچایا جائے، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: **یا ایھاالذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا** (ترجمہ: اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو جہنم کی آگ سے۔ اسی میں یہ بھی شامل ہے کہ خاندان کا کوئی فرد اگر غیر مسلم ہو تو اسے بساط بھر اسلام کی دعوت دی جانی چاہیے۔ فرائض کی ادائیگی کی ترغیب دی جائے اور گھروں میں ایسا ماحول پیدا کیا جائے جس سے اسلام پر عمل کرنا آسان ہو۔ خیر کے کاموں میں تعاون اور اس کی طرف نشاندہی کی جائے۔ برے کاموں سے اجتناب اور اس سے منع کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: **وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان.** گھر میں ہر شخص کے ساتھ مساوی سلوک ہو۔ کسی پر اس کی بساط سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔

تحفظ کا احساس: خاندان وہ ادارہ جو انسان کو تحفظ ادا کرتا ہے۔ گھر کے ہر فرد پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق نہ رکھیں جس میں کسی کی زندگی اجیرن ہوجائے۔ ایک دوسرے کا رابطہ اور تعلق اس طرح ہو کہ کسی پر خارجی حملہ کا خوف نہ ہو اور اگر ایسی صورت پیدا ہو تو خاندان کے افراد اس کی حفاظت کریں۔ لیکن ایسا ظلما وعدوانا نہیں ہونا چاہیے۔ بیماری اور مصیبت کے وقت ایک دوسرے کی غمگساری اور مدد ہونی چاہیے۔

زندگی میں انسان مختلف طرح کے معاملات کرتا ہے۔ جب کوئی مرجائے تو وارثین اور خاندان کے دیگر افراد کی ذمہ داری ہے کہ اس کے ذمہ قرض کا پتہ لگائے اگر وہ صاحب جائیداد مرا ہے تو اس کی جائیداد سے ورنہ اس کے وارثین اس کی ادائیگی کریں۔ اسی طرح اس کی موت پر بہتر ڈھنگ اسلام کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اس کی تجہیز وتکفین کی جائے۔ انسان کے یہ اعمال ہر شخص میں تحفظ کا احساس جگاتے ہیں۔

خاندان کے ساتھ ایک گھر یعنی مکان کا تصور بھی ذہن میں آتا ہے۔ اسلام اس مکان کا حق بھی متعین کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق گھر کو ظلم کی پناہ گاہ نہیں بننے دیا جائے، گھر کو اللہ کے ذکر سے خالی نہ کیا جائے، گھر میں آنے والے مہمانوں کی ضیافت کی جائے اور کمزور، مظلوم یتیم اور بیواؤں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے۔

یہ وہ حقوق ہیں جن پر اسلامی خاندانی نظام کی بنیاد استوار ہے۔ اسلام نے یہ سب ایسے وقت میں کیا جب دنیا حقوق اور نظام کے تصور سے بالکل ناواقف تھی۔ اس کے باوجود یہ حقوق ہر طرح سے مکمل اور عدل پر مبنی ہیں۔ باوجودیکہ موجودہ دور میں آزادہ روی، مستقل اور ذمہ داری عائد ہونے والے تعلقات سے بیزاری کا رجحان بڑھ رہا ہے اور خاندانی نظام انتشار کا شکار ہے اسلامی خاندانی نظام میں ان حقوق کی پاسداری اور احساس جوابدہی کے تصور کی وجہ سالمیت برقرار ہے اور بڑی حد تک مضبوط بھی ہے۔ آج جو غیر اسلامی نظام حکمرانی رائج ہیں اور بزعم خود انسانیت کے محافظ اور بہی خواہ ہیں یا دوسرے جو مذاہب ہیں انہوں نے کبھی انسان کے عائلی حقوق کو اس طرح انفرادی طور پر بیان کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام نے انسانی زندگی کو جو دستور دیا ہے اور اس میں جو نظام ہیں انہیں جدید اسلوب میں منضبط طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ ان میں وہ تمام مسائل یا حقوق جو اسلام نے عالم انسانیت کو بخشا ہے، بیان کیے جائیں۔ آج مسلمانوں پر بہت سے جو اعتراضات عائد ہوتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے دنیا کے ساتھ زندگی کے ہر مسئلہ میں اسلامی تعلیمات کو پیش نہیں کیا، اگر پیش کیا تو وہ ذرائع استعمال نہیں کئے جن سے دیگر قوموں نے کام لے کر اپنے پیغام کو عام کیا۔ مسلمانوں میں بھی دانشوروں کا ایک ایسا طبقہ ہونا چاہیے جس کا تقابل غیر اسلامی رجحان ساز (Lobiest) طبقوں سے کیا جاسکے۔ یہ طبقہ دنیا کی صورت حال پر اس طرح نظر رکھے کہ آنے والے عہد کے مسائل کو پرکھ کر اسلامی نظام کے بیان کردہ حل کو تیار رکھا جاسکے اور اس کے لیے وہ تمام ذرائع استعمال کئے جائیں جن سے عالمی پردے پر اپنی آواز کو نمایاں جگہ دی جاسکے۔ مسلمانوں کا زوال اور اس کی محرومی یہ ہے کہ ان کا جو طبقہ دنیا کے حالات پر نظر رکھتا ہے دین کی بنیادوں سے ناواقف ہوتا ہے اور دین کا درک رکھنے والے دنیا کے حالات سے ناآشنا اور بے خبر ہوتے ہیں۔ حالانکہ دونوں کا مشن اسلام اور مسلمان کی ترقی اور فروغ ہے اس کے باوجود دونوں کے درمیان مربوط تعلقات پیدا ہونے کی راہیں بھی نہیں نکلتی ہیں۔

JULY.indd 15 7/23/12 1:37 PM

نوید سحر

حکمت کے موتی.....روزے کی اہمیت

روزے کے سوا دوسری جتنی عبادتیں ہیں وہ کسی نہ کسی ظاہری حرکت سے ادا کی جاتی ہیں۔ مثلاً نماز میں آدمی اٹھتا اور بیٹھتا ہے اور رکوع اور سجدہ کرتا ہے۔ جس کو ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ حج میں ایک لمبا سفر کر کے جاتا ہے اور پھر ہزاروں لاکھوں آدمیوں کے ساتھ سفر کرتا ہے۔ زکوٰۃ بھی کم از کم ایک شخص دیتا ہے اور دوسرا شخص لیتا ہے۔ ان سب عبادتوں کا حال چھپ نہیں سکتا۔ اگر آپ ادا کرتے ہیں تب بھی دوسروں کو معلوم ہو جاتا ہے۔ اور اگر ادا نہیں کرتے تب بھی لوگوں کو خبر ہو ہی جاتی ہے۔ اس کے برخلاف روزہ ایسی عبادت ہے جس کا حال خدا اور بندے کے سوا کسی دوسرے پر نہیں کھل سکتا۔ ایک شخص سب کے سامنے سحری کھائے اور افطار کے وقت تک ظاہر میں کچھ نہ کھائے پیئے، مگر چھپ کر پانی پی جائے، یا کچھ چوری چھپے کھا پی لے، تو خدا کے سوا کسی کو بھی اس کی خبر نہیں ہو سکتی۔ ساری دنیا یہی سمجھتی رہے گی کہ وہ روزے سے ہے اور وہ حقیقت میں روزے سے نہ ہوگا۔

روزے کی اس حیثیت کو سامنے رکھو، پھر غور کرو کہ جو شخص حقیقت میں روزے رکھتا ہے اور اس میں چوری چھپے بھی کچھ نہیں کھاتا پیتا، سخت گرمی کی حالت میں بھی جبکہ پیاس سے حلق چٹخا جاتا ہو، پانی کا ایک قطرہ حلق سے نیچے نہیں اتارتا۔ سخت بھوک کی حالت میں بھی جبکہ آنکھوں میں دم آ رہا ہو۔ کوئی چیز کھانے کا ارادہ نہیں کرتا، اسے اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے پر کتنا ایمان ہے۔ کس قدر زبردست یقین کے ساتھ وہ جانتا ہے کہ اس کی کوئی حرکت چاہے ساری دنیا سے چھپ جائے، مگر اللہ سے نہیں چھپ سکتی۔ کیسا خوفِ خدا اس کے دل میں ہے کہ بڑی سے بڑی تکلیف اٹھاتا ہے، مگر صرف اللہ کے خوف کی وجہ سے کوئی ایسا کام نہیں کرتا جو اس کے روزے کو توڑنے والا ہو۔ کس قدر مضبوط اعتقاد ہے اس کو آخرت کی جزا و سزا پر کہ مہینہ بھر میں وہ کم از کم تین سو ساٹھ گھنٹے کے روزے رکھتا ہے اور اس دوران میں کبھی ایک لمحے کے لیے بھی اس کے دل میں آخرت کے متعلق شک کا شائبہ تک نہیں آتا۔ اگر اسے اس بات میں ذرا سا بھی شک ہوتا کہ آخرت ہوگی یا نہ ہوگی اور اس میں عذاب و ثواب ہوگا یا نہ ہوگا تو وہ کبھی اپنا روزہ پورا نہیں کر سکتا۔ شک آنے کے بعد یہ ممکن نہیں ہے کہ آدمی خدا کے حکم کی تعمیل میں کچھ نہ کھانے اور نہ پینے کے ارادہ پر قائم رہ جائے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ ہر سال کامل ایک مہینے تک مسلمان کے ایمان کو مسلسل آزمائش میں ڈالتا ہے، اور اس کی آزمائش میں جتنا جتنا آدمی پورا اترتا جاتا ہے۔ اتنا ہی اس کا ایمان مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ اور جب اس آزمائش میں آپ پورے اترتے ہیں تو آپ کے اندر اس بات کی مزید قابلیت پیدا ہونے لگتی ہے کہ اللہ سے ڈر کر دوسرے گناہوں سے بھی پرہیز کریں، اللہ کو عالم الغیب جان کر چوری چھپے بھی اس کے قانون کو توڑنے سے بچیں اور ہر موقع پر قیامت کا وہ دن آپ کو یاد آ جایا کرے، جب سب کچھ کھل جائے گا اور بغیر کسی رو رعایت کے بھلائی کا بھلا اور برائی کا برا بدلہ ملے گا۔ یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ ''اے اہل ایمان! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ شاید کہ تم پرہیزگار بن جاؤ'' (البقرہ۔183) **(اقتباس کتاب: خطبات۔ مصنف: سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)**

مشعل راہ..... وقت

مثل مشہور ہے کہ وقت سونا ہے لیکن حقیقت میں وقت سونے سے زیادہ قیمتی ہے، اس لیے کہ سونا ہاتھ سے نکل جائے تو ممکن ہے کہ دوبارہ ہاتھ آ جائے، لیکن اگر وقت ہاتھ سے نکل جائے تو پھر کبھی بھی دوبارہ ہاتھ نہیں آئے گا، اگر آپ نے وقت کی قدر کی تو وقت بھی آپ کی قدر کرے گا اور اگر آپ نے وقت کی بے قدری کی تو وہ بھی آپ کو طاق نسیاں کی زینت بنائے گا۔ وقت دراصل انسان کی زندگی کا دوسرا نام ہے۔ اور زندگی ہی انسان کا اصل سرمایہ ہے، کوئی آدمی نہیں چاہتا کہ اس کی زندگی برباد ہو لیکن بے سمجھی میں خود اپنی زندگی کو وقت کے ضیاع سے برباد کر رہا ہوتا ہے اور اسے اس کا شعور تک نہیں ہوتا۔ زندگی کی اس قدر و قیمت کو اجاگر کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے آخرت کی کھیتی قرار دیا ہے۔ اور قرآن میں ہے کہ جب نافرمانوں کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم نیک عمل کریں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں جو زندگی دی گئی تھی کیا وہ اس بات کے لیے کافی نہ تھی کہ تم سمجھتے اور آج کے دن کے لیے تیاری کرتے؟ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ بامقصد کاموں میں لگا دیں اور کوئی دقیقہ ضائع نہ ہونے پائے۔ وقت کا سب سے قیمتی مصرف اللہ کے دین کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ یہی دین و دنیا دونوں کی کامیابی کا ضامن ہے۔

(مولانا محمد کمال۔ الفروانیہ)

اے طائر لاہوتی . . . .

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی
عطار ہو ، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی
نومید نہ ہو ان سے اے رہبرِ فرزانہ
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی
اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی
آئینِ جوانمرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

(علامہ اقبالؒ)

Website of the month

www.tazkeer.org ایک بڑی منظم اور دینی تعلیمات سے بھرپور ویب سائٹ ہے۔ اس کے آڈیو سیکشن میں بہت سے معروف دینی سکالرز کے دروس اور لیکچرز دستیاب ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بے شمار دینی کتب اور دیگر معلوماتی مواد موجود ہیں۔

نماز تراویح اور دورہ تفسیر

ہر سال کی طرح اس سال بھی اسلامک ایجوکیشن کمیٹی نے مسجد دارالقرآن فحاحیل اور مسجد ابورافع نزد جیل (سجن) پٹرول پمپ کے پیچھے، جلیب الشیوخ میں تراویح اور مختصر دورہ تفسیر کا اہتمام کیا ہے، جتنا قرآن تراویح میں پڑھا جاتا ہے اس کا مختصر خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرح قرآن کا مکمل پیغام رمضان میں عوام الناس تک پہنچانے کی سعی کی جاتی ہے۔ عوام الناس کو تراویح اور دورہ تفسیر میں دعوت عام ہے۔

سمر کلاسز 2012ء

اسلامک ایجوکیشن کمیٹی کے زیر اہتمام ابوحلیفہ میں بچوں اور بچیوں کے لئے سمر کلاسز کا اہتمام کیا گیا۔ یہ کیمپ تقریباً چھ ہفتے تک جاری رہا جس میں بچوں نے قرآن پاک کی تعلیم، دین اسلام کی بنیادی تعلیم اور دیگر غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ اس کیمپ میں بچوں کی تعداد تقریباً 30 اور بچیوں کی تعداد 88 تھی۔

اسلامک ایجوکیشن کمیٹی کویت
ieckuwait@hotmail.com

JULY.indd 16 7/23/12 1:37 PM

طب وصحت

آسان گھریلو نسخے

ڈاکٹر بلیغ الدین جاوید
انتخاب: محمد طفیل طوفی (کویت)

روزمرہ زندگی میں کام آنے والی مفید ترکیبیں

موٹاپا اور اس کا سدباب :
وہ لوگ جو موٹے ہیں اور دبلے ہونا چاہتے ہیں وہ اپنے جسم کی فالتو چربی کو تحلیل کردیں اور اس کے لیے سب سے اہم سبزیاں، لیموں اور کھٹی اشیاء کھانا ہے۔

بینائی تیز ہوجائے گی :
سونف برابر مقدار میں شکر کے ہمراہ ملا کر رات کو کھاتے رہنے سے بینائی تیز ہوجاتی ہے۔

کان کے درد کا آسان علاج :
☆ روغن گل اور سرکہ برابر مقدار میں پکا کر کانوں میں ڈالیں، کان کا درد فوری دور ہوجائے گا۔
☆ سفید پیاز کا عرق اور مرغی کے انڈے کی سفیدی دونوں ہم وزن لے لیں اور ان کے چند قطرے کان میں ڈالیں کان کے درد کو بیحد افاقہ ہوگا۔
☆ مولی کے پتے لیں اور ان کا تین چھٹانگ پانی نکال لیں دونوں کو اس قدر آگ پر پکائیں کہ وہ جل جائے اسے نیم گرم کان میں ڈالیں، کان درد اور ورم فوراً ختم ہوجائے گا۔
☆ انڈے کی سفیدی اور روغن گل ہم وزن لے کر ملا لیں اور انہیں کان میں ڈالیں۔ بہرہ پن ختم ہوجائے گا۔

آواز بیٹھ جائے تو اسے کھول لیجئے :
پرانے جَو لیں اور انہیں بھون لیں، دس گرام کی مقدار میں یہ چند بار کھائیں، آپ کی بیٹھی ہوئی آواز کھل جائے گی۔

بھرا پن دور کیجئے :
ایک گرام نوشادر لیں اور اسے پانی میں ملا کر اس کو کان میں حسب ضرورت ڈالیں۔ کان کا بھرا پن کچھ ہی عرصہ کے مسلسل استعمال سے ختم ہوجائے گا۔

بلغمی کھانسی اور دمہ کے لیے :
☆ تمباکو کی جلیٹھی کو دوبارہ آگ پر رکھ کر اس قدر جلائیں کہ اس کا رنگ سفید نکل آئے۔ اسے پان میں دورتی رکھ کر کھاتے رہیں، بلغمی کھانسی اور دمہ ہمیشہ کے لیے دور ہوجائے گا۔
☆ 4 گرام عرق گاؤزبان لیں۔ اس میں چینی ملا کر پی لیں۔ پرانی کھانسی کے لیے مجرب ہے۔
☆ منقی اور اس سے دوگنی مقدار میں چینی اور مغز بادام لے کر انہیں باریک پیس لیں۔ صبح وشام چھ گرام کھاتے رہیں، ہر قسم کی کھانسی ختم ہوجائے گی۔
☆ 20 گرام گندم کو پانی میں جوش دیں اور اس پانی کو چھان لیں، اس میں ایک گرام نمک ملا لیں۔ اسے پینے سے کھانسی کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ مجرب ہے۔

بچوں کے نمونیہ کے لیے : موم بتی کے شعلے پر لہسن کے ایک جوے کو جلا لیں اور اس کا پانی ماں کے دودھ میں حل کر کے بچے کو دیں، بچے کا نمونیہ ختم ہوجائے گا۔ تین چار ماہ کے بچے کے لیے بیحد مفید ہے۔

خون تھوکنے والوں کے لیے :
بیس گرام برگ بانسہ لیں اور اسے ذرا سی چینی میں ملا لیں اسے پینے سے خون تھوکنے کا مرض ختم ہوجاتا ہے۔

بچوں کے درد سینہ کے لیے : بچے کو سینے کا درد سردی کے باعث ہو تو ایک دس گرام میتھی تھوڑے سے پانی میں جوش دے لیں، اسے چھان کر اس میں دس گرام شہد ملا لیں۔ سینہ کے درد کے لیے بے حد مفید دوا ہے۔

پیٹ کے کیڑوں کے لیے :
جست کے پتے لیں اور ان کا بیس گرام پانی نچوڑ لیں، انہیں پینے سے پہلی خوراک میں پیٹ کے کیڑے ہلاک ہوجاتے ہیں۔ یاد رہے یہ بیحد کڑوی دوا ہے۔ اسے پینے کے بعد کوئی میٹھی چیز کھا لینے میں حرج نہیں ہے۔

ہونٹوں کے پھٹنے کا علاج :
تربوز کے کچے بیج لیں اور اسے مناسب مقدار پانی میں ملا کر پیس لیں۔ رات کو انہیں ہونٹوں پر لیپ کردیں اور صبح اٹھ کر انہیں گرم پانی سے دھو دیں۔ بہت جلد پھٹے ہوئے ہونٹ درست ہوجائیں گے۔

اپنا خون صاف کیجئے :
بیس گرام شیشم کے تازہ پتے چند دن پانی میں جوش دے کر پیتے رہیں۔ آپ کے خون کی ہر خرابی ختم ہوجائے گی۔

برص ختم ہوجاتا ہے :
☆ السی کو سرکہ میں پیس کر برص کے مقام پر لیپ کرنے سے سفیدی ختم ہونا شروع ہوجاتی ہے اور برص کو مکمل شفا مل جاتی ہے۔ آزمودہ ہے۔
☆ سرسوں کے بیج باریک پیس لیں اور پھر اسے ایک ہفتہ تک بیس گرام بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کرتے رہیں۔ دوا کے استعمال کے دوران غذا کم سے کم کھائیں۔ بیحد مفید علاج ہے۔

ماہواری کی خرابی: رات کو پانی میں بیس گرام چنا اور تل بھگو دیں، صبح اسے جوش دے کر پانی چھان لیں۔ ایک ہفتہ متواتر پیتے رہیں، وہ عورتیں جن کی ماہواری بند ہوجاتی ہے ان کو ماہواری باقاعدہ آنے لگے گی۔

چنے پیٹ کے کیڑے ہلاک کردیتے ہیں : رات کو مٹھی بھر چنے سرکہ میں بھگو دیں اور اُسے صبح نہار منہ کھالیں، کوئی دوسری غذا دو پہر تک نہ کھائیں، پیٹ کے کیڑے ایک ہی بار کھانے سے ہلاک ہوجائیں گے۔

فلفل اور کھانسی: فلفل کو چلم میں تمباکو کی جگہ رکھ کر حقے میں پینے سے کھانسی کا نشان تک مٹ جاتا ہے۔

بواسیر کو مہندی سے دور کیجئے :
مہندی کے پتے خشک کر کے باریک پیس لیں اور پھر اسے گھی میں تر کر کے بواسیر پر لگائیں۔ بواسیر کے مسے بیٹھ جائیں گے۔

بے خوابی کا علاج کدو سے کریں :
آپ بے خوابی کی شکایت رکھتے ہیں تو 20 گرام مغز کدو لیں مصری ملا کر رات کو کھائیں تو بے خوابی کا عارضہ ختم ہوجائے گا۔

دانت درد اور کیڑوں کا خاتمہ : دانت میں درد ہے اور دانتوں میں کیڑے آپ کے لیے پریشانی کا موجب ہیں تو آپ ذرا سی ہینگ لیں اور اسے دانت کے درد والے مقام پر رکھ دیں۔ فوری آرام مل جائے گا۔



خیرکم من تعلم القرآن وعلمه
''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھلائے۔''

اعلان برائے تعلیم قرآن

بچوں کو قرآن مجید ناظرہ
پڑھانے کے ساتھ ساتھ نماز کی تعلیم،
مسنون دعائیں یاد کرانے
اور دیگر دینی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔
بمقام ابرق خیطان۔ سوپر ایٹ ہوٹل کے پیچھے بلڈنگ
جس میں مصلیٰ بھی قائم ہے۔
مزید رابطہ کے لیے
65052471 - 66061574
اسلامک ایجوکیشن کمیٹی۔ کویت

JULY.indd 17 7/23/12 1:37 PM

نومسلموں کا تفریحی پروگرام اور 'مسلمانوں نے دنیا کو کیا دیا'؟ کے موضوع پر خطاب



ماہ رواں میں مرکزی برانچ کے زیر اہتمام ہندی اور نیپالی زبان کے نومسلموں کے لیے سائنٹیفک سینٹر کویت کا تفریحی پروگرام منعقد کیا گیا جس میں قدرت کی خلاقی اور حسن فطرت کے بے مثال مظاہر دیکھ کر نومسلموں کے ایمان میں ایسی تازگی آئی کہ اس کے اثرات ان کے چہروں پر نمایاں تھے۔ تفریحی پروگرام کا ایک حصہ نومسلموں کو مسلمانوں کی مختلف دینی وسائنسی میدان میں خدمات سے آگاہ کرنا بھی تھا چنانچہ مولانا شاہ نواز محمدی صاحب نے ''مسلمانوں نے دنیا کو کیا دیا'' کے موضوع پر خطاب فرمایا جس میں انہوں نے مسلمانوں کی سائنسی طبی اور دینی خدمات کی ایک جھلک پیش کی اور فرمایا کہ آج دنیا میں جو ترقی پائی جاتی ہے اس کے ہراول دستہ مسلمان ہی تھے جن سے استفادہ کر کے آج یورپ وامریکہ دنیا پر اپنی بالادستی کا دعوی کر رہے ہیں''۔



پھر مرور ایام کے ساتھ مسلمان ہر میدان میں زوال کا شکار ہوتے گئے اس کے اسباب کیا تھے اور آج مسلمانوں کے لیے امید کی کرن کیا ہوسکتی ہے اسی نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا صفات عالم تیمی صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں کی کتاب وسنت سے دوری، ان میں فرقہ پرستی کو فروغ ملنا، مغربی تہذیب کی یلغار، مسلمانوں کی نئی نسل کے ساتھ فکری جنگ، جہالت اور سائنسی علوم سے دوری، دنیا طلبی اور اخلاقی زوال جیسے عوامل مسلمانوں کے زوال کا سبب بنے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ عالم کی قیادت آج بھی مسلمانوں کے ہاتھ میں آسکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ یہ قوم کتاب وسنت کی طرف لوٹ آئے، اور قوم پرستی کے تصور سے اوپر اٹھ کر نئی نسل کو علوم وفنون کے اسلحہ سے مسلح کرے۔

غیر مسلموں کے سامنے اسلام کا تعارف

جولائی کے اوائل میں مرکزی برانچ کے زیر اہتمام امغرہ کیمپ میں نیپالی زبان کے غیر مسلموں کے لیے پروگرام ترتیب دیا گیا تھا جس میں 23 سے زائد غیر مسلموں نے شرکت کی، نیپالی زبان کے داعی محمد ابراہیم صاحب نے بذریعہ پاور پوائنٹ غیر مسلموں کے سامنے اسلام کا تعارف کرایا، محمد شاہ نواز محمدی صاحب نے پاور پوائنٹ کے ذریعہ اللہ کی ذات کا تعارف کرایا، اور آفاق وانفس میں اللہ کے وجود کی نشانیاں دکھائیں، صفات عالم تیمی صاحب نے رسالت پر گفتگو کرتے ہوئے محمد ﷺ کی زندگی کا ایک خاکہ پیش کر کے بتایا کہ اسلام کے فروغ کے پیچھے اسلام کی فطری تعلیم اور سچائی کا دخل ہے، اس کے بعد بیس منٹ تک سوال وجواب کا سلسلہ چلتا رہا جس سے غیر مسلموں کے مختلف شبہات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی گئی۔





اسراء ومعراج اور شعبان کا پروگرام



IPC جہرا برانچ کے زیر اہتمام اردو داں مسلمانوں اور نومسلموں کے لیے اسراء ومعراج کے موقع سے ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں ستر سے زائد مسلمانوں اور نومسلموں نے شرکت کی، شیخ عبد الحفیظ عمری مدنی نے معراج کے واقعات کی تفصیل بیان کی اور پنجوقتہ نمازوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ معراج کا یہ تحفہ ہم سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم ہر حالت میں نمازوں کی پابندی کریں اور اس سلسلے میں قطعاً سستی نہ کریں۔ اس کے بعد IPC کے داعی سید احمد محمدی صاحب نے فضائل شعبان پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اس ماہ مبارک میں اللہ کے رسول ﷺ کا معمول بکثرت روزہ رکھنا تھا جس کی حکمت یہ بتائی کہ اس مہینہ میں بالعموم لوگ غفلت کے شکار ہوتے ہیں اور اسی ماہ میں بندوں کے اعمال اللہ کے پاس پیش کئے جاتے ہیں۔ پھر انہوں نے پندرھویں شعبان سے متعلقہ بدعات کی بھی نشاندہی فرمائی جو سنت سے دور ہونے کے باعث مسلم معاشرے میں در آئی ہیں۔

ماہنامہ ''مصباح'' جولائی ۲۰۱۲ء

رپورٹ: محمد خالد اعظمی (کویت)



مسلمان اخلاق کا مکمل نمونہ بنیں : الدعیج

واقعۂ معراج تمام واقعات میں سرفہرست ہے : حفیظ الرحمن

اسلام جیسا عظیم الشان دین ہم کو ملا اس پر ہم جتنا بھی فخر کریں کم ہے، ہمیں ایک اچھے مسلمان کے ساتھ اچھے اخلاق والا انسان بھی بننا ہوگا کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا بعثت لأتمم مکارم الأخلاق میں اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں، اس بات کا اظہار IPC کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر جنرل انجینئر عبدالعزیز الدعیج نے انڈین مسلم ایسوسی ایشن کویت (IMA) مسجد کبیر کے تعاون سے جمعیۃ الاصلاح الاجتماعی کے ہال میں 14 جون کو منعقدہ ایک عظیم الشان اجلاس میں کیا، جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ انہوں نے اسراء ومعراج کے موضوع پر بھی گفتگو کی۔

برادر حافظ حفیظ الرحمٰن نے اسراء ومعراج کے متعلق کہا کہ تمام واقعات میں اسراء ومعراج کا واقعہ سرفہرست ہے، معراج کے وقت آپ ﷺ کی عمر 52 سال تھی، رات میں سو رہے تھے اس وقت جبریل علیہ السلام آئے اور آپ ﷺ کو جگایا، آپ ﷺ کا سینہ چاک کیا، زمزم سے اس کو دھویا، پھر اسے علم، بردباری، دانائی اور ایمان ویقین سے بھر دیا۔ پھر معراج کا سفر شروع ہوتا ہے، بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے کی تمام شریعتیں منسوخ اور شریعت محمدی کو لازم قرار دیا گیا۔ برادر حفیظ الرحمٰن نے واقعہ معراج سے امت کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ساری دنیا قدموں میں ہونے کے باوجود اللہ کی شریعت کو اختیار کرنا چاہئے۔



مولانا مجاہد خان عمری نے معاشرتی استحکام کے 14 اصول سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 23-39 کی روشنی میں ایک نئے انداز میں پیش کرنے کی اچھی کوشش کی۔ انہوں نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اسٹیج پر بیٹھا کر ان سے سوالات وجوابات کی روشنی میں گفتگو کی۔ اپنی گفتگو کے دوران توحید، والدین کے ساتھ حسن سلوک اور تکبر وغرور سے اجتناب جیسے اہم باتوں کو سامنے لایا۔ پروگرام کے اخیر میں جناب مولانا صفات عالم مدنی نے حاضرین کے دینی سوالات کے بڑے ہی اچھے اور اچھوتے انداز میں جوابات دیئے۔ پروگرام کی شروعات تلاوت قرآن سے ہوئی اور نظامت کے فرائض برادر شمویل پرویز نے انجام دی اور مولانا صفات عالم مدنی کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔



مومن ہر مشکل اوقات میں اللہ کو یاد کرتا ہے

تجوید اور اذان کے ذریعہ لوگوں کو قریب کیا جاسکتا ہے

IMA یوتھ ونگ میں قاری عمران کا خطاب

انڈین مسلم ایسوسی ایشن کویت (IMA) کی یوتھ ونگ کی دعوت پر جناب قاری عمران خان کویت تشریف لائے اس دوران موصوف نے کویت کے مختلف مقامات پر 30-28 جون تک مختلف موضوعات پر لکچرس دیئے، ان کا ایک لکچر مسجد کبیر میں غصہ کیوں آتا ہے اور اس پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے انگلش زبان میں ہوا۔ برادر عمران خان کا خاص موضوع تجوید اور تعلیم اور تدریس اور اذان کیسے دی جائے جیسے اہم موضوعات ہیں۔ قاری عمران نے کہا کہ بحیثیت مومن ہم مشوروں کو اپنے سامنے رکھیں اور ہر مشکل کے وقت اللہ تعالی کو یاد کریں جو ہمارا خالق اور مالک ہے۔ مزید فرمایا کہ غصہ اور کشیدگی کی وجہ زندگی میں بنیادی طور پر اقتصادی اور ذہنی دباؤ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ لہذا اس کو ختم اور کم کرنے کے لئے قرآن واحادیث کی تعلیمات پر زیادہ عمل کریں۔ افہام وتفہیم اور قرآن کی تلاوت سے غصہ کو ختم کیا جاسکتا ہے۔



قاری عمران کا دوسرا پروگرام سالمیہ انڈین ماڈل اسکول میں 'خاندانی نظام اور شخصیت کا ارتقاء' پر ایک ورکشاپ پر مشتمل تھا۔ اس ورکشاپ کا خاص مقصد قرآن کریم کی تلاوت اور جدید طریقوں اور تکنیکس پر زور دینا تھا۔ اس سیشن کے مہمان خصوصی جناب کریم عرفان سابق صدر فیما نے یوتھ ونگ کی سرگرمیوں کو سراہا، جناب مسعود شہاب نے خطبہ استقبالیہ میں انڈین مسلم ایسوسی ایشن کا تعارف کرایا اور جناب نثار احمد نے یوتھ ونگ کی طرف سے رمضان میں چلائی جانے والی مہم کا تعارف کرایا۔

یوتھ ونگ نے قاری عمران کا ایک پروگرام بچوں کے لیے مخصوص کیا، جس میں قاری عمران نے اپنے اچھوتے اور نئے انداز سے بچوں کے اندر اسلامی روح کیسے پیدا کریں..... کے گر بتائے، ساتھ ہی تلاوت قرآن اور پروگرام کے درمیان بچوں کے سامنے مختلف انداز میں اذان دے کر اذان دینے کا طریقہ بھی سکھایا۔ اس پروگرام میں برادر رضوان، مولانا سلمان رحیمی، برادر ذبیح اللہ خان اور جناب بلیغ صاحبان نے شرکت کی۔ اس طرح کے پروگرام مستقل ہوتے رہیں تو لوگوں میں ایک نیا جذبہ اور حوصلہ پیدا ہوگا۔

JULY.indd 19 7/23/12 1:37 PM

عالمی خبریں

شہزادہ سلمان نئے ولی عہد مقرر

ریاض: سعودی عرب کے نائب وزیراعظم اور وزیر داخلہ نائف بن عبد العزیز کے انتقال کے بعد 76 سالہ شہزادہ سلمان کو نیا ولی عہد اور نائب وزیراعظم مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہ بدستور وزیر دفاع کے منصب پر بھی فائز اور نائب وزیر اعظم بھی ہونگے۔ اس سے قبل وہ 1962ء سے ریاض کے گورنر تھے۔

۴۷ سال میں ڈھائی لاکھ فلسطینی حق سکونت سے محروم

مقبوضہ بیت المقدس: اسرائیل نے ۱۹۶۷ سے ۱۹۹۴ء کے دوران ۴۷ سال کے عرصہ میں مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے تقریباً ڈھائی لاکھ فلسطینیوں کو ان کے حق سکونت سے محروم کردیا۔ اس بات کا انکشاف اسرائیلی روزنامے ہارٹز میں شائع ایک رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ مقبوضہ بیت المقدس میں آبادی کے تناسب کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس مقدس شہر میں یہودی آبادکاروں کو دنیا کے دوسرے علاقوں سے لاکر بسایا جارہا ہے تاکہ بعد میں عالمی برادری کو یہ دکھایا جاسکے کہ اس شہر میں مسلمانوں سے یہودیوں کی آبادی زیادہ ہے، تاکہ اس کو صیہونی ریاست کا دارالحکومت تسلیم کیا جائے۔

آسٹریا میں اسلام کو سوسال مکمل

ویانا: آسٹریا میں اسلام کے سو سال پورے ہوگئے۔ حکومت اور مسلمان اس یوروپی ملک میں اسلام کو سرکاری مذہب تسلیم کرنے سے متعلق اس قانونی اقدام کا جشن منارہے ہیں جس کے تحت 1912ء میں ایک قانونی دفعہ کے تحت مسلمانوں کو ایک مذہبی کمیونٹی کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا اور اس کے پیروکاروں کو بھی دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی طرح قانونی تحفظات اور مساوی حقوق دیئے گئے تھے۔ آسٹریا ان چند یوروپی ممالک میں سے ایک ہے جہاں مسلمانوں کو دوسری مذہبی کمیونٹیوں کی طرح مساوی حقوق حاصل ہیں۔ وہ سرکاری اسکولوں میں تعلیم حاصل کرسکتے ہیں، وہ عبادات کے لئے آزاد ہیں اور ان کے خانگی امور ان کے عقیدے کے مطابق طے پاتے ہیں۔ اس وقت اس ملک میں تقریباً پانچ لاکھ مسلمان ہیں اور وہ اس ملک کی کل آبادی کا چھ فیصد ہیں، اور اس وقت آسٹریا میں ساٹھ ہزار بچے مذہبی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ دارالحکومت ویانا میں اسلام رومن کیتھولکس کے بعد دوسرا بڑا مذہب ہے۔

کالج میں داخل ہوناہے تو برقع اتارو

لندن: ایک مسلم خاتون کو ایک برطانوی کالج میں والدین کی میٹنگ میں اس لئے شامل ہونے سے روک دیا گیا کہ اس نے برقع اتارنے سے انکار کردیا، اس کی وجہ سے اس خاتون نے بے حد ندامت محسوس کی۔ چالیس سالہ مارون رفیق کو بتایا گیا کہ کالج میں بچوں اور اساتذہ کی سیکورٹی کے لئے کسی بھی طریقے سے چہرہ ڈھکنے پر پابندی ہے۔ اسے انتباہ دیا گیا کہ اگر اس نے نقاب نہیں ہٹایا تو اسے اس میٹنگ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی، جو اس کے بیٹے کی تعلیم کے لئے ضروری ہے۔ جمہوریت کا ڈھونگ رچنے والے ان ممالک کو کیا کہا جائے جو ہمیشہ اپنے کشکول میں جمہوریت، آزادی اور اظہار رائے کو لے کر ہمیشہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔

رکن پارلیمنٹ کو قبول اسلام کی سزا

دھلی: ہندوستان کی شمالی مشرقی ریاست آسام میں کانگریس پارٹی کی ایک 33 سالہ ہندو عورت رکن پارلیمنٹ رومی ناتھ نے اسلام قبول کرکے ایک مسلم لڑکے سے شادی کرلی تو سیکڑوں مقامی افراد نے شوہر اور بیوی پر اس وقت حملہ کردیا جب وہ دونوں ایک ہوٹل میں کھانا کھارہے تھے۔ اسلام قبول کرنے میں بہت ساری مشقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تاریخ اس کی شاہد ہے۔

برمی مسلمانوں کی آواز کون سنے گا؟

میانمار: برما میں بودھسٹ دہشت گرد مگ نے مسلمانوں کے بیس دیہات اور سولہ سو مکانات نقشے سے مٹادیئے ہیں۔ جس کے باعث لاکھوں کی تعداد میں شہری نقل مکانی پر مجبور ہیں۔ مسلمانوں کی جائیدادوں کو کھلے عام پٹرول چھڑک کر آگ لگادی جاتی ہے۔ اس دہشت گردی سے مسلمان اکثریتی صوبہ اراکان سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے جہاں مسلمانوں کے اجتماعی قتل عام کے بعد ہزاروں مسلمان نقل مکانی پر مجبور ہوگئے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ 1982ء کو برما کی حکومت نے مسلمانوں پر ایک بم اس وقت گرایا تھا جب اس نے ملک میں موجود تمام مسلمانوں کو اپنے شہری تسلیم کرنے سے انکار کردیا تھا اور کہا تھا کہ برما میں موجود تمام مسلمان تارکین وطن ہیں، انہیں یہاں پر شہریت

محمد خالد اعظمی (کویت)

نہیں دی جاسکتی۔ ویسے بعض ممالک میں مذہبی جماعتوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے برما میں مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے ہیں اور آوازیں بھی اٹھائیں۔

مسجدنبوی کی توسیع کا منصوبہ

ریاض: خادم الحرمین عبداللہ بن عبدالعزیز نے مسجد نبوی کی توسیع کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ توسیع تین مراحل میں مکمل کیا جائے گا۔ مجموعی طور پر سولہ لاکھ مزید نمازیوں کی گنجائش پیدا کی جائے گی۔ پہلے مرحلے میں آٹھ لاکھ نمازیوں کے لئے مسجد نبوی میں توسیع کی جائے گی جبکہ دوسرے اور تیسرے مراحل میں چار چار لاکھ نمازیوں کے لیے گنجائش پیدا کی جائے گی۔ خادم الحرمین نے حرم مکی کی توسیع کے منصوبے کے علاوہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور جدہ کے درمیان تیز رفتار ٹرین سروس، جمرات پل تعمیر کرایا اور جدہ کے ہوائی اڈے کو وسیع کرکے اسے بین الاقوامی جہازوں کی آمدورفت کے قابل بنایا ہے۔

دو کروڑ ستر لاکھ افراد غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں:

واشنگٹن: اس مہذب اور ترقی یافتہ دنیا میں جہاں بہت ساری روایات کا خاتمہ ہوا ہے وہیں غلامی جیسی ناقابل برداشت چیز اب تک باقی ہے۔ اسلام نے غلامی کا نظام ختم کردیا تھا لیکن آج بقول امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن کے دنیا بھر میں دو کروڑ ستر لاکھ افراد غلامی کی زندگی بسر کررہے ہیں۔ کلنٹن کے مطابق امریکا اور دنیا بھر میں انسانوں کی غلامی کی قانونی حیثیت کے خاتمہ کے باوجود یہ لعنت ختم نہیں ہوسکی اور دنیا بھر میں 27 ملین انسان غلامی کی جدید صورتوں کا شکار ہیں۔ غلامی کی زندگیاں گزارنے پر مجبور ان لوگوں میں مرد عورتیں بچے اور بچیاں شامل ہیں۔

نیپولیئن کا خط چار لاکھ ڈالر میں نیلام

پیرس: فرانس میں نیپولیئن بوناپارٹ کے انگریزی میں لکھے گئے ایک نایاب خط کی نیلامی ہوئی جس میں یہ خط چار لاکھ ڈالر میں نیلام ہوا ہے۔ نیلامی کرنے والی کمپنی کے مطابق یہ قیمت ان کے لگائے گئے اندازے سے پانچ گنا زیادہ ہے۔ نیپولیئن نے یہ خط 1816ء میں اس وقت لکھا تھا جب وہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہا تھا اور انگریزی سیکھ رہا تھا۔ یہ خط فرانسیسی میوزیم آف لیٹرز اینڈ مینوسکرپٹ نے خریدا ہے۔ نیپولیئن 1815ء میں واٹرلو کی جنگ میں شکست کے بعد سینٹ ہیلونا میں زندگی گزار رہا تھا۔

☆☆☆

JULY.indd 20 7/23/12 1:37 PM

مکتوبات



ایڈیٹر صاحب سلام مسنون

اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ اس قدر معیاری اور معلومات سے پر رسالہ شائع کر رہے ہیں۔ اس رسالے کے ذریعہ ہی میں نے اردو زبان سیکھا ہے، اب ہماری حالت یہ ہوگئی ہے کہ ہر ماہ اس کا بے تابی سے انتظار رہتا ہے۔ اور جب ہمارے پاس مختلف شمارے اکٹھا ہوجاتے ہیں تو انہیں اپنے ملک انڈیا بھی لے جاتا ہوں تا کہ ان سے ہمارے گھر اور بستی کے افراد بھی استفادہ کرسکیں۔

آپ کا اداریہ بہت خوب ہوتا ہے، ''آپ نے اپنے دین کے لیے کیا کیا'' اس موضوع نے چند لمحوں کے لیے مجھے سوچنے پر مجبور کردیا کہ کیا واقعی ہم اپنے دین کے لیے کچھ کر رہے ہیں.....؟

میری دعا ہے کہ اللہ پاک مجھے بھی دین کا ایک خادم بنادے اور مصباح کو دن بہ دن ترقی عطا فرمائے۔

انیس بیگ (کویت)

جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلّہ مصباح بہت ہی اچھا ہوتا ہے اور زیر نظر شمارہ بھی بہت خوب ہے، مگر ایک گذارش ہم آپ سے کرنا چاہتے ہیں کہ مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ابوالاعلی مودودی صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی تحریریں بھی شائع کریں۔ اس سے مجلّہ کی رونق میں مزید اضافہ ہوگا۔ امید ہے کہ آپ اس پر غور کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی اس مجلّے کو ترقی سے نوازے۔ آمین

خلیل محمد چکٹے (کویت)

یوسف الغانم العارضیہ

محترم جناب صفات عالم صاحب مدنی مدیر ماہنامہ مصباح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امسال کویت آکر ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل ہوئی، یہاں آنے سے قبل لجنۃ التعریف بالاسلام کے متعلق بہت ہی مختصر معلومات تھیں، کویت آنے کے بعد IPC نیز ماہنامہ مصباح کا مکمل تعارف ہوا، آپ اور آپ کے ساتھی دعوتی میدان میں جو کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں اس کے لیے آپ تمام مسلمانوں اور عالم اسلام کی طرف سے مبارکبادی اور شکریہ کے مستحق ہیں۔

مصباح کے دعوتی، اصلاحی اور معلوماتی مضامین بہت پسند آئے۔ IPC کی طرف سے غیر مسلموں میں دعوت کا جو زبردست کام ہورہا ہے اور جس کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ دولت اسلام سے مالا مال ہورہے ہیں، پھر ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام بڑا ہی دلکش، قابل تقلید اور دوسروں کے لیے نمونہ ہے۔

آپ لوگ گویا ﴿ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ﴾ کی عملی تفسیر ہیں۔ میری دعائیں اور نیک تمنائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین

دعا گو اور دعا جو

اویس مدنی بھٹکلی

JULY.indd 21 7/23/12 1:37 PM

رمضان المبارک کی فضیلتیں

شیخ احمد علی سراج

کی آواز میں آپکے موبایل پر ایمان افروز خطبات اور نصیحتیں

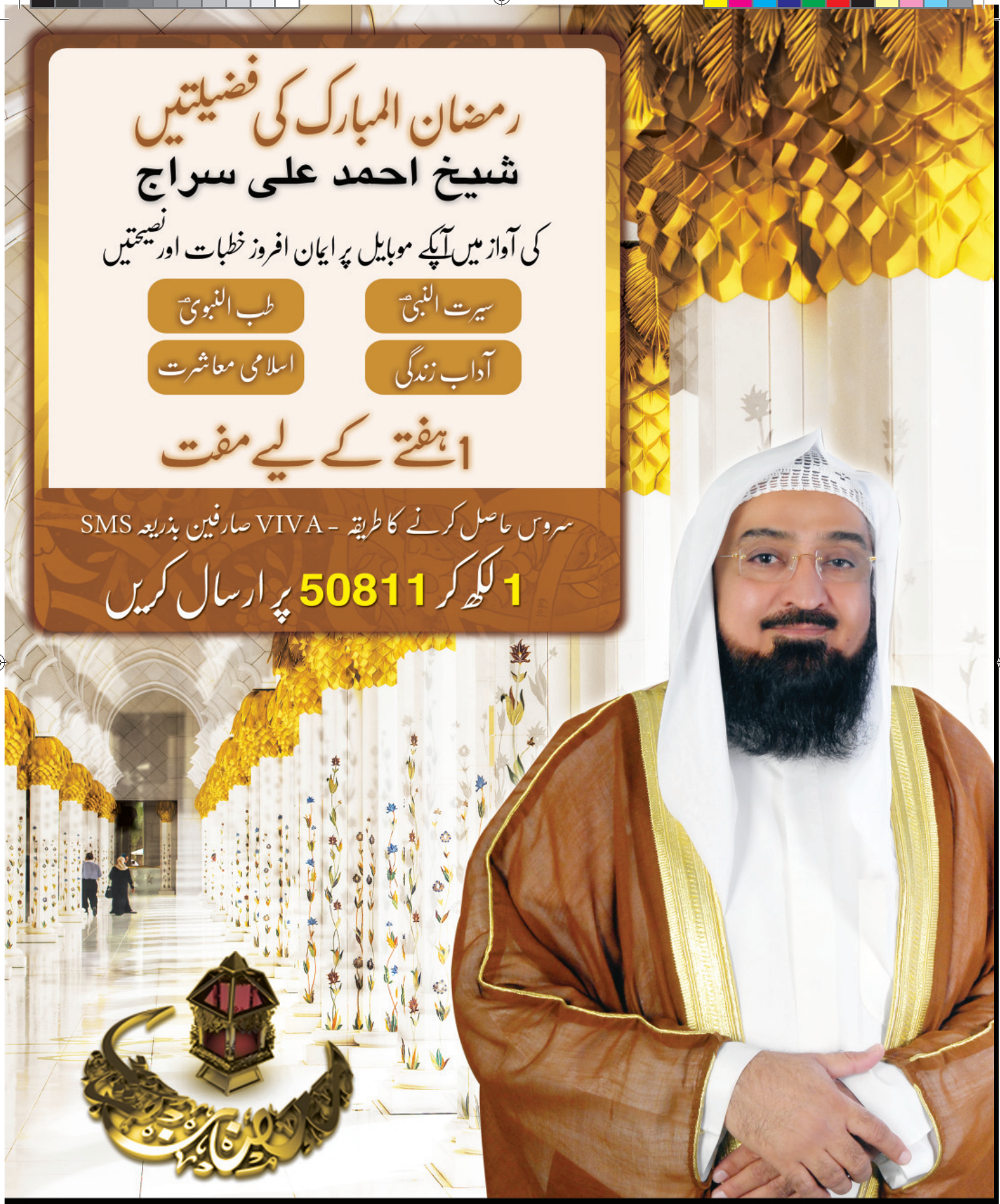
سیرت النبیؐ | طب النبویؐ

آداب زندگی | اسلامی معاشرت

1 ہفتے کے لیے مفت

سروس حاصل کرنے کا طریقہ - VIVA صارفین بذریعہ SMS

1 لکھ کر 50811 پر ارسال کریں



نوٹ : سروس کا مفت دورانیہ صرف ایک ہفتہ ہے ۔ اسکے بعد 250 فلس چارج کیا جایگا۔

سروس حاصل کرنے کےلئے موبایل پر MMS Settings ہونا ضروری ہے ۔ MMS Settings مفت حاصل کرنے کےلئے 102 پر کال کریں

JULY.indd 22 7/23/12 1:38 PM